عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ - شمارہ ۱۸

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

سازشی منصوبے کہاں تیار ہوتے ہیں؟ اور آلہ کار کون

فیصلہ آپ کریں

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یورپ پر ایک اور خدائی عذاب

عرضی نویس نہیں سرکار انگریزی کا پٹھو

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن — قادیانیو! زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ہماری نئی مطبوعات

تعارف الفرقان

از: حمید نسیم (جلد اوّل)

عالمی فلسفے اور مذاہب کے تناظر میں لکھی گئی پہلی تفسیر جو قرآن مجید کے تفسیری ذخیرے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔

صفحات: ۵۶۸ ہدیہ: ۱۴۰ روپے

عظمت قرآن

از: مولانا وحید الدین خاں

قرآن اپنی ذات میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔ وہ اسی صورت میں کامل طور پر محفوظ ہے جیسا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔ ان خصوصیات نے قرآن کے پیغام کو اتنا طاقت ور بنا دیا ہے کہ جب بھی وہ دنیا کے سامنے اپنی شکل میں لایا جائے گا۔ اقوام عالم کو مسخر کر لیگا۔ صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۲۵ روپے

لامذہبی دور کا تاریخی پس منظر

مولانا محمد تقی امینی صاحب

جس میں لامذہبیت کے تاریخی پس منظر اور مذہب کی نشاۃ ثانیہ سے متعلق تمام اہم گوشوں پر سیر حاصل اور محققانہ بحث کی گئی ہے

صفحات: ۱۸۰ قیمت: بیس روپے

اسلامی زندگی

از: مولانا وحید الدین خاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی زندگیاں اسلام کا اصل فکری و عملی ماخذ ہیں۔ اس کتاب میں مستند کتابوں سے دور اوّل کی شخصیتوں کے اقوال و افعال درج کیے گئے ہیں جن سے پوری اسلامی زندگی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ صفحات: ۲۰۷ قیمت: ۲۵ روپے

اللہ اکبر

از: مولانا وحید الدین خاں

خدا کی خدائی کا نغمہ خدا کی عظمت کا بیان

خدا کو پانا سب سے بڑی حقیقت کو پانا ہے۔ کوئی آدمی جب خدا کو پاتا ہے تو وہ ایک نیا انسان بن جاتا ہے، اسکی سوچ اور عمل ایک ایسے انسان کی کاروائیاں بن جاتی ہیں جو خدا کے ظہور سے پہلے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لے۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۵۵ روپے

سوشلزم اور اسلام

از: مولانا وحید الدین خاں

سوشلسٹ مفکرین نے سوشلزم کو اس طرح پیش کیا تھا کہ وہ ہر مسئلے کا حل ہے مگر بہت جلد ثابت ہو گیا کہ یہ سب محض فریب تھا۔ اس کے مقابلے میں اسلام اپنی صداقت کو ۱۴۰۰ سال سے بدستور باقی رکھے ہوئے ہے۔ اس کتاب میں اس حقیقت کی علمی اور تاریخی تفصیل ہے۔ قیمت: ۳۰ روپے۔ صفحات: ۲۰۸

نماز کی سب سے بڑی کتاب

از: مولوی سید نذیر الحق میرٹھی

قرآن و حدیث اور فقہ حنفیہ کی روشنی میں نماز اور دیگر ارکان اسلام مع متعلقہ مسائل اور جزویات کے ساتھ یہ واحد مکمل کتاب ہے۔

صفحات: ۵۷۶ قیمت: ۶۲ روپے

الحقوق والفرائض

از: شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی

یہ کتاب فرائض و حقوق المسلمین پر مشتمل ہے

جو اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے بے حد ضروری ہے۔ غرض کہ یہ کتاب اسلامی زندگی کا بہترین دستور العمل ہے

صفحات جلد اول و دوم ۳۶۷ }
صفحات جلد سوم ۳۴۰ } قیمت مجلد مکمل سیٹ ۱۳۶ روپے

ناشر: فضلی سنز لمیٹڈ۔ اردو بازار کراچی

فون: ۲۱۲۲۸۹، ۲۱۳۵۸۵، ۲۱۲۹۹۱

مفصل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں (ادارہ)

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوت
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۲ [illegible] ۱۴۰۸ھ [illegible] مطابق [illegible] | شمارہ [illegible]

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ ، جنوبی امریکہ	۴۲۵ روپے
افریقہ ،	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ 〃
ایشیا	۳۷۵ 〃

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ	مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شاکر گروہ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نورالحق نور
لاہور	طاہر رزاق ، مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوٹ طرچیاں	فیاض حسن سجاد ، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	علاءالرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد طوری
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن
کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف نوری
ڈنمارک	محمد ادریس
ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ناروے	میاں اشرف مجاہد
ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
افریقہ	محمد زبیر افریقی
مونٹریال	آفتاب احمد
نائجیریا	ہدایت اللہ شاہ
ماریشس	محمد اخلاص احمد
باربڈوس	اسماعیل قاضی
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
سوئٹزرلینڈ	اے ۔ کیو ۔ انصاری
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
برطانیہ	محمد اقبال
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔۔۔ ناشر : سید شاہد حسن ۔۔۔ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ۔۔۔ مقام اشاعت : ۲/۱۰ اے حاجرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

قادیانیو! زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

قادیانیوں کا پیشوا پاکستان سے بھاگ کر لندن پہنچا ——— اس لئے کہ اسے پاکستان میں اپنا مستقبل تاریک نظر آتا تھا ——— اب اس نے مستقلاً ڈیرہ ڈھولی رہا ہے تاکہ مستقبل محفوظ ہوجائے اور سرکار برطانیہ کی آشیرباد یا سرپرستی بھی اسے حاصل رہے ——— اس کا یہ گمان تھا کہ یہاں نبوت کے نام پر دھندہ خلافت کے نام پر دکان تبلیغ اور بہشتی مقبرے کے نام پر چندہ حاصل کرنے کا خوب موقع ملے گا ——— اس مقصد کے لئے اس نے لندن سے کچھ فاصلے پر ایک قادیانی سینٹر قائم کیا اور ربوہ سے جس کا نام اب صدیق آباد ہے اپنا پورا سیکرٹریٹ وہاں منتقل کر دیا۔ بہشتی مقبرہ مرزا قادیانی کی فیملی کے لئے مین تجارت ہے۔ اور یہ نام نہاد خلافت کے ساتھ ساتھ ہی کاروں اور ہوائی جہازوں میں سفر کرتا رہتا ہے۔ شنید ہے کہ یہ مقبرہ بھی وہاں عنقریب لیجایا جا رہا ہے۔

اس مقبرے کے لئے جگہ کا حصول کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ مرزا غلام احمد سے لے کر مرزا طاہر تک سب کا بنیادی اصول یہ رہا ہے "جس کا کھائیے اس کا گائیے" برطانیہ جس کے یہ نمک خوار ہیں، جب وہ ان کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑ سکتا تو ان کی لاشوں کو بے گور و کفن کیسے چھوڑ سکتا ہے ——— اس قادیانی مقبرے کے لئے جتنی چاہیں گے زمین مل جانے گی ——— تجارت بھی ہوگی مرنے کے بعد ... زمین کا گڑھا بھی میسر آجائے گا۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب یہ قادیانیوں یا قادیانی لیڈروں کے لئے ... فتنۂ قادیانیت کے لئے آخری مقبرہ ثابت ہوگا کیونکہ عربی کی کہاوت ہے **کل شئی یرجع الی اصلہ** ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ قادیانی نبوت ... اس نے جاتی ... زمین کے اس کنارے سے اس کنارے تک "گھاتی" اب جہاں سے چلی تھی وہیں لوٹ آئی ———

قادیانی ... ایک جاسوس جماعت ہے جو مسلمانوں کے خلاف کھڑی کی گئی ہے۔ ان کی دشمنی مسلمانوں سے ہے۔ ان کی دوستی یہودیوں اور عیسائیوں سے ہے ... کے جملہ سامان بھی مہیا ہوں گے۔ تاہم چونکہ وہ ہر جگہ مسلمانوں کے نام سے پہچان کراتے ہیں اس لئے انہیں مسلمانوں سے ہی خطرہ ہے ——— جواب ان کے سامنے آچکا ہے۔ برطانیہ کے مسلمانوں میں مرزا طاہر کے فرار ہو کر وہاں پہنچنے کے بعد اتنی بیداری آئی ہے کہ ایسی بیداری پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی، بلکہ یہ بیداری اب صرف برطانیہ تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ پوری دنیا میں پیدا ہو چلی ہے۔ کئی قادیانی مسلمانوں کے ہاتھوں سوئے جہنم روانہ ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کی مسجدوں میں داخل ہوں تو انہیں اٹھا کر مسجد سے باہر پھینک دیا جاتا ہے، ان کے مکانوں، دکانوں اور مرزائیوں کو آگ لگا دی جاتی ہے، گذشتہ دنوں بیگ میں ایک مرزائی جلا دیا گیا، کئی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ امریکہ میں ان کے ایک "مربی" کو جہنم کا راستہ دکھا دیا گیا، ٹرینیڈاڈ میں اسلم قریشی ان کا مبلغ تھا وہ ٹھکانے لگا، ایک اور ملک میں ایک قادیانی کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں، ایک دوسری جگہ ہم پھینکے گئے، الغرض وہاں زبردست بیداری پیدا ہو چکی ہے ——— قادیانی پاکستان میں جو کر رہے ہیں بیرونی دنیا میں ان کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے۔

یہ بیداری کیوں پیدا ہوئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے علماء حق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں اور تین سال سے لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونا شروع ہو گئی ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان کے علماء حق ہی شریک نہیں ہوتے بلکہ دنیا کے کونے کونے اور گوشے گوشے سے علماء حق وہاں پہنچ کر عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اپنے اتحاد کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی یہ کانفرنس پوری شان و شوکت سے منعقد ہوئی۔ پہلے سالوں کی بہ نسبت اس میں حاضری بہت زیادہ تھی۔ برطانیہ میں کھلے جلسے نہیں ہوتے، بلکہ جلسوں کے لئے متعدد ہال بنے ہوئے ہیں جہاں سامعین کرسیوں پر بیٹھ کر تقریریں سنتے ہیں۔ ومبلے سینٹر ایک بہت بڑا سینٹر ہے جہاں کرسیوں کے علاوہ بھی ہزاروں افراد موجود تھے۔ ۱۰ ہزار کے لگ بھگ مندوبین شریک ہوئے۔ چالیس سے زیادہ مقررین نے تقریریں کیں۔ اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خدائے پاک نے یہ کامیابی بھی عطا فرمائی کہ ایک چرچ کو مسلمان بنا کر وہاں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا۔ یہ مرکز ۲۴ لاکھ روپے میں خریدا گیا، جہاں باجماعت نماز ہونے لگی ہے، جامع مسجد ختم نبوت اور امیر شریعتؒ ہال کی تعمیر عنقریب شروع ہو جائے گی۔ دفتر کے انتظامات اور کانفرنس کی تیاریوں کے لئے

مدیر ختم نبوت الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی دو ماہ قبل وہاں پہنچ گئے تھے، مولانا نذیر احمد بلوچ بھی بعد میں وہاں جا پہنچے، عالمی ختم نبوت کانفرنس کو اسی مرکز نے کنٹرول کیا۔ ——————— انشاءاللہ اس کانفرنس کے اثرات دیر تک اور دور دور تک محسوس کئے جائیں گے۔ یہ کانفرنس قادیانیت کے لئے ایک ضرب کاری ثابت ہوگی۔ اور اب قادیانی اور فتنۂ قادیانیت ان کے اپنے ہاتھ سے تیار کردہ مقبرے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہوکر رہے گا۔ انشاءاللہ یہ اس کانفرنس کے اثرات ہی ہیں کہ آج وہاں کے مسلمانوں میں یہ نعرہ زبان زد خاص و عام ہے۔

قادیانیت کا قبرستان ——————— انگلستان، انگلستان

زبان خلق نقارۂ خدا ہوا کرتی ہے۔ قادیانی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ نقارہ بج چکا ہے۔

مولانا حق نواز پر پنجاب پولیس کا تشدد

کراچی سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ نے یہ خبر دی ہے کہ جھنگ کے مشہور خطیب اور عالم مولانا حق نواز پر پولیس نے ظلم و ستم اور تشدد کی انتہا کر دی۔ اس تشدد کا افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ انہیں برہنہ کیا گیا۔ جب انہیں گرفتار کرنے کے لئے پولیس گئی تو پردہ دار خواتین کی بھی بے حرمتی کی گئی۔ مولانا موصوف ملتان جیل سے رہا ہوکر جھنگ پہنچے ہی تھے کہ انہیں پھر گرفتار کر لیا گیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی رہائی اور رہائی کے بعد فوری گرفتاری پنجاب حکومت کے کسی خفیہ منصوبہ کا حصہ ہے۔ علماء پر تشدد کوئی نئی بات نہیں۔ پاکستان کے کالے انگریزوں سے پہلے گورے انگریز بھی یہ حربے آزما چکے ہیں۔ موجودہ حکمران بھٹو حکومت کے ظلم و ستم کو بڑے شد و مد سے پیش کرتے ہیں لیکن اپنے بھیانک جرائم نظر نہیں آتے۔

محسوس ایسا ہوتا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور اس کے چیلے چانٹے مولانا موصوف کی جان لینا چاہتے ہیں۔ ہم صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مولانا حق نواز کو فوراً رہا کریں۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی کامیابی پر امیر مرکزیہ کی مبارکباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے حج بیت اللہ شریف اور عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے بعد وطن واپسی پر مبارکباد کا مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ویمبلے کانفرنس سینٹر میں عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر میں برطانیہ کے علماء کرام، معززین اور تمام مسلمانوں کو جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے عالمی مجلس کے راہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ تعاون کیا دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کی گئی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے اور اسے سب حضرات کی نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹریٹ کے قیام کے بعد نہ صرف عالمی مجلس کی بلکہ برطانیہ کے علماء کرام اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں، جس طرح آپ حضرات نے بھرپور اخوت و اتحاد کا مظاہرہ کرکے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی تعاون کا یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا، اگر ہم نے اسی جذبے اور لگن کے ساتھ فتنۂ قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا تو وہ دن دور نہیں جب یہ فتنہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے چن لیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص و استقامت کے ساتھ اس محاذ پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سخاوت اور بخل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے اور آدمیوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ بے شک جاہل سخی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

فائدہ: یعنی جو شخص عبادت بہت کثرت سے کرتا ہو، نوافل بہت لمبی لمبی پڑھتا ہو اس سے وہ شخص اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ جو نوافل کم پڑھتا ہو لیکن سخی ہو، عابد سے مراد نوافل کثرت سے پڑھنے والا ہے۔ فرائض کا پڑھنا تو ہر شخص کے لیے ضروری ہے چاہے سخی ہو یا نہ ہو۔

امام غزالیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ شیطان سے دریافت فرمایا کہ تجھے سب سے زیادہ کون شخص محبوب ہے اور سب سے زیادہ نفرت کس سے ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ محبت مومن بخیل سے ہے اور سب سے زیادہ نفرت فاسق سخی سے ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ کیا بات ہے۔ اس نے عرض کیا کہ بخیل تو اپنے بخل کی وجہ سے مجھے بے فکر رہتا ہے یعنی اس کا بخل ہی جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن فاسق سخی پر مجھے ہر وقت فکر سوار رہتا ہے کہ کہیں حق تعالےٰ شانہٗ اس کی سخاوت کی وجہ سے اس سے درگذر نہ فرمادیں

(احیاء)

یعنی حق تعالےٰ شانہٗ اس کی سخاوت کی وجہ سے کسی وقت اس سے راضی ہوگئے تو اس کے دریائے مغفرت ورحمت میں عمر بھر کے فسق و فجور کی کیا حقیقت ہے وہ سب کچھ معاف فرماسکتا ہے۔ ایسی صورت میں میری عمر بھر کی محنت جو اس سے گناہ صادر کرانے میں کی تھی، ساری ضائع ہوگئی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سخاوت کرتا ہے، وہ اللہ جل شانہٗ کے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ بدظنی سے کرتا ہے۔

(کنز)

حسن ظنی کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جس مالک نے یہ عطا فرمایا وہ پھر بھی عطا فرماسکتا ہے۔ اور ایسے شخص کے اللہ سے قریب ہونے میں کیا تردد ہے اور بدظنی کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ ختم ہوگئے تو پھر کہاں سے آئیں گے، ایسے شخص کا اللہ جل شانہٗ سے دور ہونا ظاہر ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے خزانہ کو بھی محدود سمجھتا ہے حالانکہ آمدنی کے اسباب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہوتے ہیں اور ان اسباب سے پیداوار کا ہونا اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ نہ چاہے تو کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہے کاشتکار روئے اور پیداوار نہ ہو اور جب کہ یہ سب اسی کی عطا کی وجہ سے ہے۔ پھر اس کا مطلب کیا کہ پھر کہاں سے آئے گا۔ مگر ہم لوگ زبان سے اس کا اقرار کرنے کے بعد دل سے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ صرف اللہ تعالےٰ شانہٗ ہی کی عطا ہے ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں اور صحابہ کرامؓ دل سے یہ سمجھتے تھے کہ یہ سب اُسی کی عطا ہے جس نے آج دیا وہ کل بھی دے گا۔ اس لیے ان کو سب کچھ خرچ کردینے میں ذرا بھی تامل نہ ہوتا تھا۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے پس جو شخص سخی ہوگا وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑلے گا۔ جس کے ذریعہ سے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور بخل جہنم کا ایک درخت ہے جو شخص شحیح بخیل ہوگا، وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑلے گا، یہاں تک کہ وہ ٹہنی اس کو جہنم میں داخل کرکے رہے گی

فائدہ: شح بخل کا اعلیٰ درجہ ہے جیسا کہ پہلی فصل کی آیات میں نمبر ۲۸ پر گذر چکا ہے مطلب ظاہر ہے کہ جب بخل جہنم کا درخت ہے تو اس کی ٹہنی پکڑ کر جو شخص چڑھے گا وہ جہنم ہی میں پہنچے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخا ہے، سخاوت اسی سے پیدا ہوئی ہے۔ اور جہنم میں ایک درخت ہے نام شح ہے شح اسی سے پیدا ہوا ہے۔ جنت میں شحیح داخل نہ ہوگا۔ (کنز)

یہ پہلے متعدد مرتبہ معلوم ہوچکا ہے کہ شح بخل کا اعلیٰ درجہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں جھک رہی ہیں۔ جو شخص اس کی ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ ٹہنی اسکو جنت تک پہنچادیتی ہے۔ اور بخل جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا میں جھک رہی ہیں۔ جو شخص اس کی کسی ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ ٹہنی اس کو جہنم تک پہنچادیتی ہے۔

(کنز)

یہ ظاہر چیز ہے کہ جو سڑک اسٹیشن پر جاتی ہے جب آدمی اس سڑک پر چلتا رہے گا تو لامحالہ کسی وقت اسٹیشن پر پہنچے گا۔ اسی طرح سے یہ ٹہنی جن درختوں کی ہیں جب ان کو کوئی پکڑ کر چڑھے گا تو جہاں وہ درخت کھڑا ہے وہاں پہنچ کر رہے گا۔

فضیلت نماز

قرآن و حدیث کی روشنی میں

از مولانا محمد اسعد فاروقی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور اس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کیا کرے تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے! لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل کچیل نہ رہے گا! آپ نے فرمایا کہ یہی حالت ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے

(بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کے اور کفر کے درمیان بس ترک نماز کھڑا ہے، جب ترک نماز کیا وہ کفر مٹ گئی اور کفر آگیا چاہیے بندہ کے اندر نہ آوے، پاس ہی آجاوے مگر دوری تو نہ ہوئی

(مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس پر محافظت رکھے وہ قیامت کے روز اس کے لئے روشنی اور دستاویز اور نجات ہوگی اور جو شخص اس پر محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ روشنی ہوگی اور نہ دستاویز ہوگی اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن قارون فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(احمد دارمی و بیہقی شعب الایمان)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان جو ایک عہد کی چیز (یعنی عہد کا سبب) ہے وہ نماز ہے۔ پس جس شخص نے اس کو ترک کر دیا وہ (بے نماز کے حق میں) کافر ہو گیا۔

(احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں۔ (ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دو شخص قبیلہ خزاعہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہوئے ان میں ایک شہید ہو گیا اور دوسرا کچھ عرصہ بعد موت طبعی سے مرا حضرت طلحہؓ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے پیچھے مرنے والوں کو (خواب میں) دیکھا کہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا مجھ کو بہت تعجب ہوا جبکہ میں نے اس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا (مرنے والے) نے اس شہید کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور برس روز تک ہزاروں رکعتیں پڑھیں۔

(احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی)

اور ابن حبان میں اور ابن ماجہ میں اتنا زیادہ روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے درجوں میں اتنا فرق ہے کہ آسمان و زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فقط۔ اور ظاہر ہے کہ زیادہ دخل اس فضیلت میں نماز ہی کو ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کثرت کا بیان بھی فرمایا تو (نماز ایسی چیز ٹھہری اس کی بدولت شہید سے زیادہ رتبہ مل جاتا ہے)

نعت

حفیظ رضا پسروری

فاران کی چوٹی سے جس نے توحید کی کرنیں چمکائیں
اور بھولے بھٹکے لوگوں کو منزل کی راہیں دکھلائیں
وہ جو تھا خلیل اللہؑ کی دعا عیسیٰؑ کی نوید روح فزا
وہ جس کی خبر ہر ایک نے دی وہ احمد مرسلؐ نور خدا
وہ رحمت عالم سراپا، دی گالیاں کھا کے جس ؐ نے دعا
قدموں میں گرے سب بت جس کے وہ شہنشاہِ ارض و سما
وہ جس کے تبسم سے کلیاں مسکاتی ہیں مسکائیں گی
وہ جس کے دامن کو چھو کر پرکیف بہاریں آئیں گی
اے کاش! رسول اکرمؐ کے پیغام کو ہم اپنا لیتے۔!
اے کاش! ہم ان کے جذب دروں سے روحوں کو گرما لیتے

سرورِ کائنات کی تعریف و توصیف

امریکی مصنف کے قلم سے

ریاض حسین شاہد آف گلاب گڑھ ساہی مظفرگڑھ

مشہور امریکی مصنف واشنگٹن ارونگ نے جو انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں اسپین میں امریکہ کا سفیر رہ چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کے اسباب و بواعث پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے!

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپؐ کے اسباب و بواعث کیا تھے کیا اس ذریعے سے دولت و ثروت حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ خود آپؐ کی اپنی یہ حالت تھی کہ وحی کے نزول سے پہلے آپ نے کبھی مال و دولت کی طرف رغبت ظاہر نہ کی تھی۔ کیا آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح اپنے ہم قوم لوگوں میں عزت و تکریم اور بڑے بڑے مرتبے حاصل کئے جائیں لیکن آپ کو تو نبوت کے دعوے سے پہلے بھی ہر شخص عزت و تکریم کی نگاہوں سے دیکھتا تھا۔

آپ تمام مکہ میں اپنے صدق و امانت کے باعث مشہور تھے علاوہ بریں آپ قریش میں سے تھے جو عرب کا سب سے زیادہ معزز قبیلہ شمار ہوتا تھا کعبہ کی دربانی کا اہم منصب پشتہا پشت سے آپؐ کے خاندان میں چلا آتا تھا اس سے بڑھ کر بلند مرتبہ اور کیا ہو سکتا تھا لیکن نبوت کا دعویٰ کیا۔

مکہ کا ہر فرد بشر آپ کا دشمن اور آپ کے درپے آزار ہوگیا۔ اور خود آپ کے خاندان والے آپ کے سخت مخالف بن گئے۔

کیا کسی قسم کا لالچ آپ کو دعوئے نبوت کرنے پر مجبور کر رہا تھا؟

لیکن اس کا جواب بھی سراسر نفی میں ہے کیونکہ ہر ایک جانتا ہے کہ ابتداء میں آپؐ نے اپنی تبلیغ کو مخفی رکھا تھا اور کئی سال تک آپ اسی طرح مخفی طور پر کام کرتے رہے اس کے بعد جوں جوں آپؐ نے تبلیغ کے کام کو وسعت دینا شروع کی آپ کی مخالفت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کفار مکہ نے آپ کے مقابلے میں استہزاء و تمسخر سے کام لینا اور تبلیغ کو بند کرنے کے لئے آپؐ پر اور آپؐ کے متبعین پر ظلم ڈھانا شروع کر دیا ان مظالم کی تاب نہ لا کر آپؐ کے اور اہل خاندان مکہ سے دوسرے علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔

بالآخر خود آپؐ کو بھی ہجرت کر کے مدینہ جانا پڑا۔

اگر آپؐ کا کاروبار دجل و فریب پر مبنی تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے اتنے لمبے عرصہ تک اسے کیوں اختیار کئے رکھا؟ جبکہ اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے کل دنیوی مال و متاع اور عزت و وجاہت سے ہاتھ دھونا پڑا تھا اور وہ بھی ایسی عمر میں جبکہ انسان کے قویٰ میں اضمحلال پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ایک بار اپنے مال و متاع کو کھونے کے بعد دوبارہ کام شروع کرنے کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتا۔

آپؐ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد مکہ میں مزید تیرہ سال گزارے آپؐ اس سے پہلے اچھے مرفع الحال تاجر تھے لیکن جب آپؐ نے مکہ سے ہجرت کی تو آپؐ کے پاس کچھ بھی موجود نہ تھا آپؐ کو اس بات کا گمان بھی نہ تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب آپ کو تمام عرب میں غلبہ حاصل ہو جائے گا۔

مدینہ میں آپؐ کا منتہائے مقصود یہ تھا کہ ایک مسجد بنا کر وہاں اپنے رب کی عبادت کریں اور وہاں کے باشندوں کو محبت اور پیار کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کر کے انہیں بھی خدائے واحد کا پرستار بنا دیں۔ مصیبت کے ایام کے بعد جب فتوحات کا زمانہ آیا اور آپؐ کو تمام عرب پر غلبہ نصیب ہو گیا تو دیگر فاتحین کے برعکس آپؐ نے تکبر اور فخر و غرور کا ادنیٰ سا مظاہرہ بھی نہ کیا اور اسی طرح لوگوں سے.... منکسر المزاجی سے پیش آتے رہے جس طرح پہلے پیش آیا کرتے تھے۔

کامیابی و کامرانی کے ایام آپؐ کو ہجرت کے بعد پیش آئے تھے لیکن اس دوران میں بھی حالات ایک جیسے نہ رہتے تھے کبھی فتح و نصرت آپؐ کے قدم چومتی تھی اور کبھی ناکامی کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا لیکن نہ تو فتوحات نے آپؐ کو مغرور و متکبر بنایا۔ اور نہ ناکامیوں نے آپؐ کی ہمت پست کی۔

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

حاصل مطالعہ

○ آپ کا حافظہ خراب ہوگیا ہے
○ ایک بادشاہ کی فریاد رسی

ایک مرتبہ چوروں کی جماعت ایک جگہ جمع بیٹھی ہوئی تھی ان کے سامنے سے ایک صراف تھیلی لے کر گزرا تو ایک چور نے کہا کہ کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو اس سے تھیلی اڑا لائے ایک نے کہا کہ اس خدمت کو میں انجام دے سکتا ہوں انہوں نے کہا تو یہ کام کیسے کرے گا؟ اس نے کہا دیکھو! پھر اس نے مکان تک اس کا پیچھا کیا صراف نے چبوترے پر تھیلی رکھ کر لونڈی سے کہا مجھے پیشاب کی ضرورت ہے۔ پانی لے کر بالاخانہ پر آجا۔ جب لونڈی اوپر چڑھ گئی تو چور نے گھر میں گھس کر تھیلی اٹھالی اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ کر سارا واقعہ سنادیا۔

ساتھیوں نے سن کر کہا کہ یہ تو تو نے کچھ بھی نہ کیا۔ وہ بیچاری لونڈیا کو پیٹ رہا ہوگا۔ یہ بات اچھی نہیں ہے اس نے کہا پھر تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ لونڈی بھی مارپیٹ سے بچ جائے اور تھیلی بھی وصول ہوجائے۔

اس نے کہا اچھی بات ہے پھر صراف کے گھر پہنچ گیا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ واقعتہً لونڈی کو مار رہا تھا، صراف نے کہا کون ہے؟ اس نے کہا آپ کے ہمسایہ کے دکان کا غلام۔ پھر اس نے باہر آکر کہا کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا میرے آقا نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ آپ کا حافظہ بہت خراب ہوگیا ہے۔ آپ اپنی تھیلی دکان پر پھینک جاتے ہیں اور چل دیتے ہیں۔ اگر ہم اس کو دیکھ نہ لیتے تو کوئی لے جاتا پھر اس نے وہ تھیلی نکال کر دکھاتے ہوئے کہا کہ دیکھئے یہی ہے نا؟ صراف نے اس کو دیکھ کر کہا ہاں واللہ یہی ہے تو چور نے کہا یہ تو مجھے دے دیجئے اور گھر میں جاکر رقعہ لکھ لایئے کہ تھیلی میرے سپرد کردی گئی تاکہ میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں اس نے تھیلی واپس کردی اور رقعہ لکھنے کے لئے گھر میں چلا گیا اس نے تھیلی لی اور نو دو گیارہ ہوگیا۔

(ابوالفتح بصری)

ایک بادشاہ کی فریاد رسی

ایک خراسانی شخص حج کے لئے جاتا ہوا بغداد پہنچا اس کے پاس موتیوں کا ایک ہار تھا جس کی قیمت ایک ہزار دینار تھی، اس نے اس کو فروخت کرنے کی کوشش کی مگر وہ فروخت نہ ہوسکا لہٰذا اس نے ایک مشہور عطار کے پاس اس کو امانت رکھ دیا اور حج کے لئے روانہ ہوگیا۔

واپسی پر کچھ ہدیہ وغیرہ لے کر اس عطار سے ملا، اس نے پہچاننے سے انکار کردیا اور کہنے لگا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ فلاں ہوں اور اس اس طریقے سے میں نے تمہارے پاس ایک ہار امانت رکھا تھا۔ مگر اس عطار نے اس سے بات ہی نہ کی اور دھکے دے کر دکان سے باہر کردیا، اور کہنے لگا کہ تو مجھ پر ایسی چیز کا دعویٰ کررہا ہے جس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ تو تو، میں میں سن کر لوگ جمع ہوگئے اور حاجی سے کہنے لگے کہ جس شخص پر تم یہ دعویٰ کررہے ہو وہ بہت ہی نیک آدمی ہے۔ حاجی حیرت میں تھا بار بار اپنا واقعہ بتاتا مگر اس کی کوئی نہیں سنتا۔

کسی نے اس کو مشورہ دیا کہ تم بادشاہ کے پاس جاکر اپنا معاملہ پیش کرو، بادشاہ کو ایسے امور کی تحقیق میں بڑا کمال حاصل ہے وہ ان شاء اللہ تمہارے معاملہ کی تہہ تک پہنچ جائیں گے۔

خراسانی بادشاہ کے قصر میں پہنچا اور مقرب کے ذریعے اپنا پورا واقعہ لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں پیش کردیا بادشاہ نے اس کو بلایا اور پورا واقعہ معلوم کرکے فرمایا کہ تم اس عطار کی دکان پر بیٹھ جاؤ اگر وہ اپنی دکان پر نہ بیٹھنے دے تو سامنے کسی دکان پر بیٹھ جاؤ مغرب تک بیٹھے رہنا اور اس سے کوئی بات مت کرنا اسی طرح تین دن تک بیٹھے رہو۔ چوتھے دن ہم اُدھر سے گزریں گے اور کھڑے ہوکر تم کو سلام کریں گے تم نہ کھڑے ہونا اور نہ وعلیکم السلام سے زیادہ کچھ کہنا۔ جو کچھ ہم تم سے سوال کریں اس کا جواب دینا پھر ہماری واپسی کے بعد اس عطار سے ہار کا ذکر کرنا اور جو جواب وہ دے اس کی مجھے اطلاع دینا اور اگر ہار دے تو اس کو لے کر ہمارے پاس آجانا۔

اس ہدایت کے مطابق خراسانی عطار کی دکان پر پہنچا مگر اس نے بیٹھنے نہ دیا وہ سامنے کی دکان پر بیٹھ گیا اور حسب پروگرام تین روز تک اسی طرح بیٹھا رہا چوتھے روز ایک شاندار جلوس کے ساتھ بادشاہ ادھر کو آئے اور خراسانی کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور سلام کیا۔ اس نے بیٹھے بیٹھے ہی وعلیکم السلام کہا۔ بھائی صاحب آپ یہاں تشریف لائے ہیں مگر ہم سے نہیں ملے۔ اگر کوئی خدمت ہمارے لائق ہو تو فرمایئے خراسانی نے جواب میں جیسا کہ طے ہوا تھا۔ لمبی گفتگو سے بچتے ہوئے ویسے ہی معمولی طور پر "ہوں" "ہاں" کی۔ مگر بادشاہ اس سے اصرار کرتے رہے اور کھڑے رہے اس کی وجہ سے سارا لشکر بھی کھڑا رہا (اس سے لوگوں کو یقین ہوگیا کہ یہ آدمی بادشاہ کا بڑا محرم دوست ہے) وہ عطار تو اس منظر کو دیکھ کر بہت ہی خوفزدہ ہوا۔ جب بادشاہ رخصت ہوا تو عطار نے کہا کہ میاں حاجی صاحب یہ افسوس کی بات ہے کہ تم نے یہ نہ بتایا کہ تم نے وہ ہار ہمارے پاس کس زمانے میں رکھا تھا اور کس چیز میں لپٹا ہوا تھا تم مجھے یاد دلاؤ شاید یاد آجائے

اس نے پھر سب کچھ بتلایا وہ اب وہ ڈھونڈنے کے لئے کھڑا ہوا ادھر اُدھر الٹ پلٹ کرنے کے بعد ایک

باقی صـ۳۰ پر

یورپ میں ارواح اور شیاطین پرستی

یہ مغربی تہذیب کے عروج کا زمانہ ہے اس تہذیب کے دامن میں سائنس نے بڑی ترقی کی ہے اور انسان نئے آفاق تسخیر کر رہا ہے لیکن مادی ترقی کے باوجود مغربی معاشرہ کتنے بڑے اخلاقی و روحانی افلاس کا شکار ہے، اس کا اندازہ یورپ اور امریکہ میں پھیلنے والی بے شمار سماجی برائیوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اخلاقی قدروں کے فقدان نے منشیات کے استعمال، جنس پرستی اور اسی قسم کے دوسرے رجحانات کو جنم دیا ہے، آپ کو حیرت ہوگی کہ برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ایک طبقہ ایسا ہے جو شیطان کی پرستش کرتا ہے۔

شیطان کے پجاری کالے جادو پر یقین رکھتے ہیں کالا جادو، اور اسے جاننے والے برطانیہ میں زمانہ قدیم سے چلے آ رہے ہیں

وسطی زمانہ تاریخ میں یہاں کے کالے جادو کے پیروکار اس خیال پر یقین رکھتے تھے کہ برطانیہ کی جادوگرنیاں روحوں سے براہ راست گفتگو کر سکتی ہیں۔

حال ہی میں بیڈ فورڈ شائر کے گرجے میں چند نامعلوم لوگوں نے مردے کا ڈھانچہ لا کر رکھ دیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کام کالے جادو پر یقین رکھنے والوں کا ہے جنہوں نے اپنی کسی رسم کی ادائیگی کے لئے یہ حرکت کی ہے۔ مرلے کے ایک گرجے کی قربان گاہ پر پہلے دونوں بھیڑ کے دل رکھے ہوئے پائے گئے۔ ایک اور جگہ بھی خاردار جھاڑیوں میں پرو کر رکھے گئے بھیڑ کے ایسے ہی دل رکھے ملے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سب کالے جادو کے پجاریوں کی حرکات ہیں۔

کالے جادو کو ماننے والے برطانیہ میں آج بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گرجوں میں جب عبادت کیلئے جاتے ہیں تو گھٹنے ٹیک کر دعا پڑھتے ہیں اور قربان گاہ پر زندہ بلیوں، خرگوش اور مرغ کی قربانی چڑھاتے ہیں۔ کبھی کبھی قربان گاہ پر ایک برہنہ لڑکی کو لٹا دیا جاتا ہے شیطان پرست اس پر تازہ خون چھڑک کر اپنی رسم پوری کرتے ہیں۔

کالے جادو کے ماننے والوں میں کم پڑھے لکھے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل ہیں۔ مرد، عورتیں، بنکوں کے کلرک، سکریٹری، اسکولوں کے اساتذہ اور یونیورسٹی کے لیکچرر تک اس بدعت میں شامل ہیں۔ کالے جادو کے یہ پجاری چاندنی راتوں میں سر پر خود پہن کر شیطان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے برہنہ رقص کرتے ہیں، یہ پرانے زمانے کے قصے کہانیوں کے واقعات نہیں ہیں بلکہ یہ سب کچھ آج کے برطانیہ میں ہو رہا ہے۔

صرف برطانیہ میں نہیں بلکہ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی توہم پرستی عام ہے۔ جرمنی کے بہت سے صوبوں میں سادہ لوح عوام "جادوگر ڈاکٹروں" کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ انہیں اس بیماری سے نجات دلا سکیں جو شیطان کی طرف سے ان پر نازل ہوتی ہے۔

جرمنی کے ایک دیہات میں رہنے والے ایک شخص کا بچہ بیمار ہو گیا۔ بچے کے ماں باپ کا خیال تھا کہ اس پر شیطان کا سایہ ہے، چنانچہ وہ اس کا علاج کرانے کے لئے بچے کو ایک جادوگر ڈاکٹر کے پاس لے گئے، جس نے انہیں مشورہ دیا کہ بیماری سے نجات دلانے کے لئے بچے کی پٹائی کی جائے۔ توہم پرست ماں باپ نے ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق معصوم بچے کو زدوکوب کیا کہ بچے کا دم نکل گیا۔ بچے کی موت کے بعد اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو پتہ چلا کہ بدنصیب بچہ دمہ کا مریض تھا۔

سڈنی میں شیطان کے پجاریوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ہونیوالے انکشافات سے پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ فحش گانے گاتے ہیں، عریاں فلمیں دیکھتے ہیں اور ایک پرانی عبادت گاہ میں جنگلیوں کی طرح رسومات ادا کرتے ہیں۔

لندن کے ایک رومن کیتھولک پادری کا کہنا ہے کہ اس کے پاس اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ لندن کے ایک علاقہ میں ہر روز رات کے وقت کالے جادو کے ماننے والے شیطان کی پوجا کرتے ہیں۔ پادری کا کہنا ہے کہ جنوبی لندن کے ایک کالج نے اپنے طلبا کو شیطان کی پوجا کرنے کی اجازت دی ہے۔ لندن کے ایک مضافاتی گرجے کے چار پادریوں کی لڑائی کالے جادو کے ایک معتقد سے ہو گئی۔ یہ شخص گرجے کی قربان گاہ پر کوئی رسم ادا کر رہا تھا کہ ایک پادری نے اسے دیکھ لیا۔ جب وہ اپنے چاروں ساتھیوں کے ہمراہ اس شخص کے نزدیک پہنچ گیا تو وہ ان سے لڑتا بھڑتا گرجے سے فرار ہو گیا۔

نیویارک میں کالے جادو کے ماننے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں کالے جادو کے سلسلے میں جو چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں قبرستان کی مٹی، چمگادڑ کا خون اور موم کی گڑیوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کالے جادو کے ماننے والے رسوم کی ادائیگی کے سلسلے میں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔ یہاں کالے جادو کے ماننے والے جس کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک اندازے کے مطابق کالے جادو کی رسومات کی ادائیگی کے لئے سات لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی اشیا خریدی جاتی

ہیں۔

برطانیہ میں کالے جادو کے ماننے والے بڑے راسخ العقیدہ ہوتے ہیں اور اپنی رسومات کی ادائیگی کے لئے لوگوں کو قتل تک کر دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں لندن میں ایک نائیجیرین لڑکے کو گرفتار کیا گیا۔ اس پر ایک لڑکی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے جادو کا وہ راز معلوم کرنے کے لئے جس کے ذریعے اس لڑکی نے نائیجیریا میں دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا تھا لڑکی کو اتنا مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ جب اس لڑکی کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو جج نے یہ کہتے ہوئے کہ جادو پر یقین رکھنا قتل کا جواز نہیں ہو سکتا، لڑکے کو عمر قید کی سزا سنا دی۔

نیویارک کی ایک اشتہاری ایجنسی کے ادھیڑ عمر ایگزیکیٹو کلانڈ کلزن نے ایک کتاب "میں شیطان ہوں" لکھی ہے۔ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب اس سے شیطان نے لکھوائی ہے۔ اس کے اس دعویٰ پر کسی کو ہنسی نہیں آتی" البتہ یہ ضرور ہوا کہ کتاب بڑی تیزی سے بک گئی۔

شیطان کے پجاری بڑے تنگ، متعصب اور جنونی ہوتے ہیں۔ یہ ان لوگوں سے سخت نفرت کرتے ہیں جو ان کے عقائد پر یقین نہیں رکھتے یا ان کی فرسودہ روایات اور رسوم کا مذاق اڑاتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ اقلیت میں ہیں اس لئے اپنے عقائد کا کھلم کھلا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود وہ گرجوں اور عبادت گاہوں میں چھپ چھپ کر اپنی رسمیں پوری کرتے ہیں۔

بشکریہ ہفت روزہ ظہور اسلام سرینگر

نسلِ انسانی کو تباہی سے بچاؤ!

چپ رہوں تو کلیجہ جلتا ہے : بولوں تو تری رسوائی ہے

میاں عبدالرشید لاہور

کس کو معلوم نہیں کہ ملک میں برائیوں کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے یہ آج کی بات نہیں ان برائیوں نے ۱۹۴۷ء سے ہی ملک میں ایسی جڑیں قائم کر لیں تھیں اور ان سماجی برائیوں کو روکنے کے لیے کسی حکمران نے بھی کما حقہ کوشش نہ کی صرف اپنی کرسی کو مضبوط کرنے کے منصوبے بناتے رہے، مگر اس ہوسِ اقتدار نے کسی سے بھی وفا نہ کی کرسی ادھر ہی رہی اور حکمران چلتے ہوئے ملک میں منشیات کا استعمال بڑھتا گیا اور نئی نسل کو بری طرح متاثر کیا۔ یہ منشیات کہاں پیدا ہوتی ہیں کہاں سے کہاں تک سفر کرتی ہیں آج ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں منشیات کے اڈے موجود نہ ہوں کیا ایکسائز کا شعبہ اس سے بے خبر ہے کیا پولیس کو علم نہیں؟ اشیاء خوردنی میں ملاوٹ زوروں پر ہے بلکہ ادویات میں ملاوٹ کی وجہ سے لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ محکمہ صحت کیا کر رہا ہے؟

ملک میں رشوت کا زور ہوتا جا رہا ہے ہر طرف رشوت کی یلغار ہے انسدادِ رشوت شعبہ موجود مگر رشوت کا پودا خوب نشوونما پا رہا ہے۔ انٹی سمگلنگ کا محکمہ موجود ملک میں ہر جگہ ایسی مارکیٹیں موجود، جو چاہو ہر چیز خرید لو۔ آخر تمام غیر ملکی اشیاء ان مارکیٹوں میں کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ کون ذمہ دار ہے؟ ایسے ہاتھ کاٹ کیوں نہیں دیتے جو ان برائیوں کو پھولنے پھیلنے میں مدد و معاون ہیں۔ آج ان شہداء کی روحیں ہم سے سوال کرتی ہیں کہ غریب عوام نے چند خاندانوں کے لیے قربانیاں دی تھیں کہ ملک بننے کے بعد غریب عوام کا خون چوستے رہیں۔ کیا یہ ملک چند سرمایہ داروں کی جاگیر ہے! عوام ان شعبہ جات کی کارکردگی سے نالاں ہے اور مطمئن نہیں نہ انہیں ملک سے محبت ہے نہ آقا نامدار سے الفت ہے نہ اسلام سے لگاؤ ہے۔ ہم کس منزل سے رواں ہوئے تھے اور کس طرف جا رہے ہیں۔ اے قائد اعظم ہم تجھ سے شرمندہ ہیں ہم ظالموں، بدمعاشوں اور بدقماش عناصر کا محاسبہ نہ کر سکے۔ کہاں ہو خلافت راشدہ کے دعوے دار کیا اس ملک میں عدل جہانگیری کی تاریخ نہ دہرائی جا سکے گی کیا مظلوم عوام کی چیخ و پکار سن کر محمد بن قاسم جیسا جرنیل جنم نہ لے گا۔ موجودہ حکمرانو! تم ہی حجاج بن یوسف بن جاؤ، تم ہی عمر بن عبدالعزیز بن جاؤ، تم ہی فاروق اعظمؓ بن جاؤ! کچھ کام کر گذارو جمہوریت کے چیمپئن بننے والو خدا کرے کہ تم ملت اسلامیہ کے چیمپئن بن جاؤ۔ اور آنے والی نسلیں تم پر فخر و ناز کریں۔ جس طرح قرون اول کے مشاہیر پر ملت اسلامیہ ناز کرتی ہے تم بھی انہی کے کارناموں کو مشعل راہ بناؤ۔ وہی نجات کا واحد راستہ ہے۔

ہ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

خطیب اور فنِ خطابت

تحریر: محمد سعید الرحمٰن ثاقب، نارمن

روپیہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا معاشرہ میں نام پیدا کرنے کے لئے انسان اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتا اور ترقی کے مدارج طے کرکے قابل رشک مقام تک جا پہنچتا ہے صلاحیتیں خداداد بھی ہوتی ہیں اور اپنی پیدا کردہ بھی دونوں کے اظہار کے لئے بہرحال اظہار کی ضرورت ہے خطابت بھی ایک ایسا ہی منفرد اور ہمہ گیر فن ہے کہ جس کی قدر و منزلت اور اہمیت سے انکار نہیں خطابت ہر دور میں ملت اسلامیہ کا لازمی حصہ رہا ہے بلکہ ایک عظیم ترین ورثہ ہے جو کہ خطیب لاثانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرات صحابہ کرام رضی کے ذریعے علماء و فضلاء تک منتقل ہوتا ہوا چلا آرہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فن خطابت کی معراج ہیں آپ کی خوبصورت آواز، پرتاثیر گفتگو، بات کو کھول کھول کر موتی موتی شانوں سے ذہن نشین کراتے تھے مزاح سے پاک سنجیدہ گفتگو فرماتے آپ کا رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال آپ کے خطاب کی عظمت کا مظہر ہوتا تھا مشکوٰۃ شریف میں حضرت جابر رضی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقریر فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی اور آپ ایسے پرجوش نذیر کی حیثیت سے دکھائی دیتے جیسے کسی لشکر کے حملہ آور ہونے کی اطلاع دینے والے ہیں۔ (باب الخطبہ والصلوٰۃ ص ۱۲۳)

آپ کے اس طرز عمل سے یہ مفہوم بخوبی واضح ہوتا ہے کہ موثر خطبہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ

خطیب کے قول و عمل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی نے اسی پر انتہائی نازک حالات میں ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے مردانہ وار مقابلہ کیا اور اپنے مدلل خطبات سے نہ صرف شکوک و شبہات کا ازالہ کیا بلکہ گمراہ کن نظریات کا بھی ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا حضرت عمر فاروق رضی نے اپنے زور بیان اور قوت بازو سے بھرپور اور جرأت کا کام لیا مجاہدین و سپہ سالاروں کو جہاں جہاں بھی بھیجا توحید کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

حضرت عثمان غنی رضی خلیفہ وقت کی حیثیت سے جمعہ و عیدین اور ایسے ہی اجتماعات سے خطاب فرما کر فصیح البیانی سے ہزاروں سامعین کو مستفید فرماتے رہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی علمیت اور جامعیت اور خطابت سے بھی مجال انکار نہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دنیا میں جتنے بھی اور روحانی انقلابات رونما ہوئے ہیں وہ سب کے سب کمال خطابت ہی کی بدولت ہیں تحریر سے ایک مخصوص اور محدود طبقہ کو ہی متاثر کیا جاسکتا ہے جبکہ خطابت سے براہ راست بے شمار لوگ مقرر کے ہم زبان و ہم بیان ہو جاتے ہیں تاریخ ایسے ہزاروں واقعات سے بھری پڑی ہے۔

مسلم سپہ سالاروں کا فن خطابت سے ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ وہ اپنے خطاب اور انداز خطاب سے مجاہدوں میں ولولہ، جوش اور غصہ بھر دیا کرتے تھے اور پھر جب یہ سرفروش مجاہد اور جان نثار جیالے بے دار جذبہ ایمانی سے سرشار ہو کر اپنے راستہ کا انتخاب اور منزل کا تعین کر لیتے۔ تو آلات حرب کی انتہائی قلت، اور دشمن افواج کی غالب اکثریت کے باوجود بھی ایسے اہم درپیش مسائل سے بے نیاز میدان کارزار میں کود پڑتے تھے اور تاریخ نے دیکھا کہ گہرے دریاؤں کی سطح پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی کے گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے تھے اور اس پار بھی ان غازیوں نے علم توحید بلند کر دیا آرزوئے شہادت میں حضرت خالد بن ولید رضی ۳ سو جنگیں لڑ چکے اور جسم کا کوئی حصہ ضرب و حرب سے باقی نہ رہا تھا طارق بن زیاد نے اپنی ہی کشتیوں کو آگ لگا کر سپاہ کے جسموں کو ایک نئی حرارت اور قوت بخش دی تھی اور دنیا کی کوئی طاقت ان کے ارادوں کو متزلزل نہ کر سکی صلاح الدین ایوبی تپتے ہوئے صحراؤں کو روندتا ہوا بیت المقدس جا پہنچا محمد بن قاسم صرف ۱۷ سال کی عمر میں ایک عورت کی فریاد پر سمندروں کو چیرتا ہوا سندھ کا فاتح قرار دیا گیا محمود غزنوی جب سینہ سپر ہوا تو سومنات کے مندروں کو چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خطاب اور انداز خطاب سے جس طرح لوگوں کے دلوں میں جہاد کے لئے جوش و جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے اس کا کوئی اور نعم البدل نہیں ظہیر الدین بابر کا اپنے قیمتی ظروف و زیورات کا لٹا دینا اور طارق بن زیاد کا ہسپانیہ کے ساحل پر اپنی ہی کشتیوں کو آگ لگا دینا بھی ان کے انداز خطاب کا ایک حصہ تھا جو اثر کر گیا۔

برصغیر میں مسلمانوں کی عظیم الشان حکومت کے زوال کی ایک بڑی وجہ حکمرانوں کی فن خطابت سے دوری بھی ہے جس سے نہ صرف امراء اور شہزادوں کے جذبے سرد پڑ گئے تھے بلکہ تیر تلوار اور ہاتھی گھوڑوں سے آراستہ افواج بھی جوش و جذبہ سے خالی ہو کر رہ گئی تھیں چنانچہ انگریزوں کی آمد کے بعد ہندوؤں اور ان کی پیدا کردہ حالات نے بعض حساس مسلمانوں کو خطیب العصر بنا دیا تھا ان نامور خطباء میں مولانا ابوالکلام آزاد تحریر و تقریر دونوں میں کمال رکھتے تھے۔ سیاست صحافت حدیث اور فقہ میں ہی امام الہند نہ تھے بلکہ فن خطابت میں بھی صف اول کے شاہسوار تھے عربی و فارسی کا خوب استعمال کرتے تھے۔

مولانا محمد علی جوہر بے باک صحافی اور مدبر سیاسی اور بے خوف مقرر تھے ان کی تقریروں میں تلوار کی کاٹ اور بیان میں جوش ایمانی چھلکتا تھا طنز و ظرافت کی چاشنی سے بھی کام لیتے تھے۔ مولانا ظفر علی اپنی تقریر میں اپنے ہی اشعار شامل کر کے چار چاند لگا دیتے تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے خطابت کا حق ادا کر دیا ہے ان کے پاس الفاظ و آواز کا بہت بڑا خزانہ تھا جو ڈھلتی شام سے چھلکتی صبح تک ختم نہ ہوتا تھا یہ نانا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کر بیان حدیث فرماتے تھے تقریر میں جذبات کی شدت پیدا کر کے لوگوں کو رلا دیا کرتے تھے ان کی سحر

آزری تخلیت اور ان کے انداز خطاب میں بدرجہ اتم مطابقت موجود تھی اور یہ ان کی خوب صورتی تھی مولانا شبیر احمد عثمانی کی تقاریر میں عالمانہ رنگ نمایاں تھا قرآن و حدیث کے حوالوں سے اپنی تقریر کو مزین کرتے تھے تحریک پاکستان کے لئے انہوں نے جہاں بھی تقریریں کیں الیکشن کی فضا ہی بدل گئی۔ تحریک ختم نبوت کے سپاہی اور حضرت شاہ جی کے تربیت یافتہ آغا شورش کاشمیری قدیم و جدید تعلیم یافتہ لوگوں میں یکساں مقبول اور عمر رسیدہ و نوجوانوں کے ہر دلعزیز تھے ہر طبقہ اور مکتبہ فکر کے لوگ انہیں سنتے تھے موضوع اور موقع کی مناسبت سے علامہ اقبالؒ کے پر مغز شعر پڑھتے تھے ان تمام مقررین کی نمایاں خصوصیت ان کا جذباتی انداز بیان، شعر و ادب کی چاشنی اور مذہب سے حد درجہ لگاؤ تھا۔

ہر خطیب تو مقرر ہوتا ہے لیکن ہر مقرر خطیب نہیں ہوتا کیونکہ خطیب کے لئے متعلقہ اسرار و رموز سے اچھی طرح واقفیت ضروری ہے بلکہ تجربہ بھی لازمی ہے جس طرح تیراکی سے متعلق اصول و ضوابط اور طریقہ کار جان لینے کے باوجود بھی تیرنا نہیں سیکھا جا سکتا جب تک کہ بذات خود پانی میں چھلانگ نہ لگائی جائے پانی میں اتر جانے کے بعد اس کی مزاحمت و رد عمل کے مظاہرہ کا قریبی مشاہدہ کر کے متعلقہ قواعد پر عمل کرتے ہوئے کچھ عرصہ بعد ہی تیراکی کے قابل ہوا جا سکتا ہے۔ اور یہی کیفیت فن خطابت کے لئے ہے۔ درحقیقت اپنے نقطہ نظر کو واضح کر دینا ہی فن خطابت کہلاتا ہے

مقرر کو موقع کے حوالے سے کسی ایک موضوع پر تقریر کرنا چاہئے کیونکہ موقع کی مناسبت سے لوگوں میں ذہنی آمادگی پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ اور ایک موضوع کی تیاری مقرر کے لئے آسان ہو جاتی ہے یہ بہر حال ضروری ہے کہ مقرر مطالعہ کو اپنے معمولات زندگی کا حصہ بنا لے۔ اپنے ذہن کی تخلیق ہی بہترین تقریر ہوتی ہے کسی ایک موضوع کے انتخاب کے بعد اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مواد حاصل کرنا چاہئے پھر اس میں سے بہترین مواد اور اچھے خیالات کو وقت مقررہ کے مطابق ترتیب دیں آغاز، انجام اور درمیان کی اہمیت کو بالترتیب مد نظر رکھیں۔ وعظ کے علاوہ دوسری تقاریر میں ترجیحی بین الاقوامی اہم مسائل پر اظہار خیال، اسلامی نقطہ نظر سے

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ

دین و ملت کے طرفدار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ
بستیٔ کفر سے بیزار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

رحمتِ حق کے طلب گار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ
دینِ قیّم کے نگہدار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

زندگی اُن کی بسر خدمتِ ملت میں ہوئی
کفر سے برسرِ پیکار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

حُبِّ یارانِ نبیؐ پاک کے جذبے کے سبب
سب کے سب پیکرِ ایثار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

ان کے ہر عزم و عمل سے تھا ہراساں باطل
بالیقین غالبِ کفار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

ان کی سطوت کے گواہ آج بھی ہیں بدر و حنین
بخدا ایسے فداکار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

کرتے تھے جان و زر و مال نچھاور حق پر
عدل و انصاف کی سرکار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

ان کی ہیبت سے ہوئی شوکتِ کسریٰ نابود
کیا ہی جانباز تھے جرّار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

ان پہ راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب
اپنے اللہ کے دلدار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

دشمنِ دین پہ جھپٹ پڑتے تھے شیروں کی طرح
ربِّ قہار کی تلوار تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

ہو نہ کیوں دہر میں نام ان کا فروزاں انورؔ
عاشقِ احمدِ مختارؐ تھے اصحابِ رضؓ رسولؐ

حافظ نور محمد انورؔ

چوری اور خیانت

محمد اشرف بہاول پور

ایک دیندار ماں اپنے بیٹے کو نصیحت کرتی تھی کہ بیٹا کسی کی کوئی چیز بغیر پوچھے اٹھا لینا چوری اور کسی کی سپرد کی ہوئی چیز کو خرد برد کر لینا خیانت ہے چوری اور خیانت دونوں نہایت ہی بُرے کام ہیں اور بڑے گناہ ہیں جو شخص یہ گناہ کرتا ہے آخرت میں اس کو بڑا عذاب ہوگا۔

بیٹا! تم ہرگز ان گناہوں کے قریب نہ جانا"۔ چوری کا مال دل کو سیاہ اور ایمان کو تباہ کر دیتا ہے۔ دل پر غفلت اور گمراہی چھا جاتی ہے اطاعت وعبادت بے مزہ ہو جاتی ہے اور چوری کرنے والے کو نحوست، بدبختی اور بے برکتی ہر طرف سے گھیر لیتی ہے۔

بُرا ہے عیب چوری کا رہے یاد
یہ سب اخلاق کو کرتی ہے برباد

چوری یا خیانت سے پیسہ روپیہ حاصل کرنے والا شاید اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہوگا مگر اس بے وقوف کو یہ معلوم نہیں کہ وہ اس فعل سے بجائے کامیابی کے نحوست ناکامی کا شکار ہو گیا وہ بدبختی اور بدنصیبی کے گڑھے میں گر گیا۔ نقصان نے اس کا سرمایۂ عمل برباد کر دیا۔

خائن خوش ہے مل گیا مالِ خطیر
کیا جانے ہوا ہے اس کو نقصانِ کثیر

چوری یا خیانت کا پیسہ اس قدر بے برکت اور منحوس ہوتا ہے کہ جس خزانے میں پڑے گا اس کو بھی غارت کر کے چھوڑے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز بھی پڑھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ امانت میں خیانت کرے۔ خیانت ایک ایسا جرم ہے جو حقوق الناس سے تعلق رکھتا ہے۔ جب حقوق الناس کا لحاظ نہ رکھا جائے تو معاشرہ درست نہیں رہ سکتا اور نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ چوری بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ اسلام نے بھی اس کی کڑی سزائیں متعین کی ہیں اس لئے اس قسم کے جرائم سے بچپن سے ہی بچنا چاہئے۔ اگر یہ عادت جڑ پکڑ جائے تو ضرور اس دنیا میں ذلت کا سبب بن جاتی ہے۔

ہم میں سے اکثر بہن بھائیوں میں یہ عادات پائی جاتی ہیں، یہ عادات بہت بُری ہیں۔ خدا بھی ناراض ہوتا ہے۔ اس کے رسول ﷺ بھی ناراض ہوتے ہیں انسان کو خود بھی بہت نقصان پہنچتا ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سے بہت نقصان ہوتا ہے اور بہت بڑی بدنامی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے تو پھر کیوں نہ اس قسم کی عادات سے پرہیز کریں تاکہ دنیا میں بھی عزت ہو اور آخرت میں بھی عزت حاصل ہو۔ آیئے آج سے یہ تہیہ کرتے ہیں کہ اس قسم کی حرکات کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

ہلکی پھلکی مسکراہٹیں

سید مفتی احمد شاہ آسی ساہیوال

① ہارون الرشید ایک دن فضل بن ربیع کے ساتھ سیر کے لیے نکلا راستہ میں ایک بوڑھے آدمی پر نظر پڑی جو گدھے پر سوار تھا۔ بوڑھے کے ہاتھ میں لگام تھی جو گندی تھی گویا میگنیوں سے بھری ہوئی آنت ہو۔ جب بوڑھے کو دیکھا تو اس کا چہرہ انتہائی بدصورت تھا۔ آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔ ہارون الرشید نے آنکھ ماری، فضل بن ربیع نے بوڑھے سے کہا بابا جی! کہاں کا ارادہ ہے بوڑھے نے کہا اپنے باغ میں جاؤں گا فضل بن ربیع نے کہا، تمہاری آنکھوں سے پانی بہہ رہا ہے میں ایک نسخہ تجویز کرتا ہوں ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اور پانی بہنا بند ہو جائے گا۔ بوڑھے نے کہا بہت اچھا، بتاریں۔ فضل نے کہا ہوا کی لکڑیاں، پانی کا غبار، کماۃ کے پتے (یہ ایک ایسی بوٹی ہے جس کے پتے نہیں ہوتے۔) ان سب کو اخروٹ کے چھلکے (کی لنگری بنا کر) میں خوب پیس کر اس کا سرمہ بنالیں اور آنکھوں میں لگائیں۔ شکایت دور ہو جائے گی۔

بوڑھے نے جب یہ سنا تو سمجھ گیا کہ میرے ساتھ مذاق کیا گیا ہے۔ تھوڑا گدھے کے پالان پر جھکا ایک لمبا گوز مارا (یعنی ہوا خارج کی) اور پھر بولا یہ تیرا نسخہ تجویز کرنے کی فیس ہے اگر مجھے اس سے فائدہ ہوا تو ہم مزید خدمت کریں گے۔ فضل لاجواب ہوا اور ہارون الرشید اتنے ہنسے کہ قریب تھا سواری سے گر جاتے۔

(کتاب الاذکیا) للجوزی۔

② ایک عجمی شخص نے ایک کانے کو دیکھا جو عربی تھا۔ عجمی نے اس کانے کو دیکھ کر کہا دجال کے ظاہر ہونے

باقی صد ۲۴ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

حرام آمدنی سے کھانا

س: اپنے بہنوئی کے پاس ہوں اور وہ رقم منافع پر جیسے (سود) کہتے ہیں بینک میں جمع کرواتا ہے۔ اور اسلام میں سود کو حرام قرار دیا ہے پس جو حرام کھائے تو اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے ہاں کھانا پینا میرے لئے حرام کہ حلال۔ جبکہ میں کبھی کبھی اپنی طرف سے یعنی اپنی تنخواہ کی رقم سے کھانے پینے کا سامان لاتا ہوں۔ براہ کرم جواب دیجئے۔

ج: جس شخص کی زیادہ آمدنی حرام کی ہو اس کا کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو اپنے کھانے پینے کا الگ سامان کرلیں ورنہ استغفار کیا کریں۔ (واللہ اعلم)

مومن اور جہنمیوں کے ظلال

س: لفظ ظلال سے متعلق چند مقامات پیش کر رہا ہوں انکی وضاحت چاہتا ہوں۔

الف: اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ۔

ب۔ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا۔

ج۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ

دریافت طلب یہ ہے کہ مومنین کے لئے جو ظلال ہیں وہ کس شے کے ہیں اور اہل جہنم کے لئے جو ظلال ہیں، وہ کس شے کے ہیں نیز یہ کہ سایہ اور تین شاخوں والا کیسے ہو جائے۔ سایہ کی تین شاخوں کی وضاحت بھی فرما دیجئے۔

ج: ظلال ظل کی جمع ہے۔ ظل سائے کو کہتے ہیں۔ اہل جنت جن سایوں میں ہونگے ان سے مراد یہ ہے کہ وہاں دھوپ نہیں ہوگی۔ لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا ممکن ہے دھوپ کے علاوہ کسی اور نور کے مقابلہ میں سائے ہوں۔ ورنہ طلوع شمس سے پہلے جیسی حالت ہوتی ہے ویسی رہا کرے گی۔

اور اہل جہنم کے جس سایہ کا ذکر ہے اس سے مراد دھوئیں کا سایہ ہے۔ آگ کے شعلے جب بلند ہوتے تو اس کی علوماً شاخیں اور حصے بن جایا کرتے ہیں گویا وہ دھوئیں والی مہیب اور ہولناک آگ ہوگی۔ جس کی تین شاخیں ہو جائیں گی اس کے سائے میں یہ لوگ ہوں گے۔ ایک ٹکڑا سر پر ہوگا۔ ایک دائیں۔ اور ایک بائیں، یہ لوگ حساب و کتاب ختم ہونے تک اسی میں رہیں گے۔

متفرق

س: کیا بوڑھی عورتوں کا باریک کپڑا پہننا کہ اس میں سے ان کا بدن نظر آتا ہو جائز ہے۔

ج: اتنا باریک کپڑا نہ پہننے کے برابر ہے۔

س: سگریٹ پینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: بضرورت ہو تو جائز ہے مگر منہ صاف کرلیا جائے بدبو نہ آئے۔

س: کیا عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں عطر لگانا منع ہے۔

ج: نہیں۔

س: گھر میں ناخن کاٹنا کیا گناہ کا موجب ہے۔

ج: نہیں۔

س: زید نے تقویٰ حاصل کرنے کے لئے سالن میں بھی پیاز لہسن ادرک، مرغی، انڈا، گوشت سب کچھ کھانا چھوڑ دیا اور ٹی وی فلم اور گانے وغیرہ باقاعدگی سے دیکھتا اور سنتا ہے اور کیا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ان چیزوں کا چھوڑنا جائز ہے۔

ج: اس کو کلابی تقویٰ کہتے ہیں۔ جائز چیزوں کو چھوڑنا اور محرمات کا ارتکاب کرنا۔

مسلمانوں میں فرقہ بندی

محمد سلیمان ـــــ کراچی

آپ کا رسالہ برابر طلوع ہو رہا ہے ذہن میں ایک بات آتی ہے اور وہ یہ ہے قادیانی کافر ہیں اس میں کوئی شک نہیں اگر ان کو ایک دفعہ کافر کہیں یا ہزار مرتبہ کافر کہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کافر کافر ہی ہوتا ہے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں ہم مسلمان جو آج کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں مثال کے طور پر اہل سنت اہل حدیث کو کافر کیوں کہتے ہیں اور کیوں نہیں اہل سنت اہل حدیث کی مسجدوں میں نماز نہیں پڑھتے برائے مہربانی اس مضمون پر اپنے رسالہ میں روشنی ڈالا کریں۔ اللہ نے کھلم کھلا قرآن میں کہ دیا ہے میری رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو قرآن میں فرقہ بندی کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے اگر ملتی ہے

پاکستان کے خلاف سازشیں کون کر رہا ہے؟

تحریر: ابوالانس گوہر

سنتے آئے تھے گھر کے آگے کتا بھی شیر ہوتا ہے لیکن اب ایسا لگتا ہے الفاظ اپنے معنی کھو چکے ہیں۔ ایک زمانہ تھا حیا، غیرت اور رعب و دبدبہ، جرأت دلیری اور بہادری ہمارا قومی شعار تھا۔ لیکن اب ہمارا قومی مزاج بدل چکا ہے من حیث القوم، اب تو ہمارا رویّہ یہ ہے کہ

"اب کے مار تو مار، اب کے مار کے دیکھ"

اور جب دوسرا تھپڑ پڑ جاتا ہے تو ہم گال سہلاتے ہوئے پھر یہی جملہ دہراتے ہیں اور یہ عمل مسلسل یوں ہی چلتا رہتا ہے۔ افغانستان چیری چیری کا شور بالسلسل ہماری زمینی اور فضائی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتا رہتا ہے لیکن ہمیں اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اپنی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو روک سکیں یہ صورت حال تو افغانستان کے ساتھ ہے روس ایک بڑی طاقت ہے اس لیے اس کا نام لیتے ہوئے بھی ہمیں خوف آتا ہے۔ بھارت رقبے کے اعتبار سے بھی اور فوجی اعتبار سے بھی ہم سے کئی گنا بڑا ملک ہے اس لیے ہم اس کی شان میں بھی گستاخی نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کے مترادف چور بھی سینہ زور ہو گئے ہیں۔ بات صرف سرحدی خلاف ورزیوں پر ہی موقوف نہیں رہی بلکہ خیبر سے کراچی تک پورا ملک دھماکوں سے لرز اُٹھا ہے۔ سنگلاخ چٹانوں کا دیس پنجاب ہو اور لہلہاتی کھیتوں کا دیس مہران یا پھر صنعت و تجارت اور رونقوں کا عروس البلاد کراچی ہو ہر جگہ خون انسانی کی ارزانی ہے۔ بقول ایک وزیر مملکت کے دھماکوں میں اب تک ۔۔ ہ قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ (یہ اعداد و شمار تو سرکاری ہیں اس کی تعداد کہیں زیادہ ہو گی۔ جس کا اندازہ کراچی کے واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جہاں جان بحق ہونے والوں کی تعداد کسی بھی طرح سو سے کم نہیں لیکن سرکاری اعداد و شمار ۷۰ کی رہائی سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ کوئی ان اعداد و شمار جمع کرنے والوں سے پوچھے کہ وہ ان مختلف اعضا کو کس کھاتے میں ڈالیں گے۔ جن کے باقی دھڑ کا پتہ نہیں چل سکا، اور وہ انسانی گوشت کے چیتھڑے جو کسی طرح ۲۵ من سے کم نہیں ہوں گے) ان میں سے ہر دھماکے کے بعد یہ کہا گیا کہ یہ ہماری افغانستان پالیسی کا نتیجہ ہے۔ یا یہ کہا گیا کہ اس میں کوئی بیرونی ہاتھ کارفرما ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی نادیدہ بیرونی ہاتھ پر ذمہ داری ڈال کر ہم اپنی تمام ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہو جاتے ہیں کیا ان نادیدہ ہاتھوں کو آشکار کرنا اور قطع کر دینا ہماری ذمہ داری نہیں؟ کیا یہ ہاتھ براہ راست کارفرما ہیں؟ یا یہ کہ یہ ہاتھ تو پس پشت کارفرما ہیں۔ جبکہ اندرون ملک کوئی پانچواں کالم ہماری جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے۔ اور ان کالی بھیڑوں کو باقی گلے سے الگ کرنے کے لیے ہم نے کیا کیا؟ اخباری اطلاعات تو یہ ہیں کہ کراچی کے دھماکہ کے وقت اور مقام کا پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذمہ دار حکام نے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ کیا متعلقہ محکمہ کے سربراہ کا تبادلہ ہی اس کے جرم لاپرواہی کی سزا ہے۔ کیا اس رپورٹ کو دبا کر بیٹھ جانے والے تھانیدار کو معطل کر دینا ہی کافی ہے؟

یہ اور ایسے بہت سے سوالات ہیں جو محب وطن شہری کے دماغ میں کلبلا رہے ہیں۔ اس صورت حال کے مکمل اور مفصل تجزیہ کے لیے ہمیں پاکستان کی داخلی اور خارجہ پالیسیوں کا پوسٹ مارٹم کرنا ہوگا۔ اور اس کے لیے دفتر درکار ہوں گے، اور یہ اجمالی جائزہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہم یہاں مختصراً ان عوامل کی نشاندھی کرنا چاہتے ہیں جو اس ملک کو محض اس لیے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں کہ مبادا یہ اسلام کا حقیقی قلعہ نہ بن جائے۔ یہ عوامل داخلی بھی ہیں اور خارجی بھی اور ہمارے نظام میں اس قدر اندر تک سرایت کر چکے ہیں کہ کوئی محکمہ ان کے دسترس سے محفوظ نہیں۔ اور تو اور یہ عوامل اور یہ عناصر صدر اور وزیر اعظم کے حلقہ مقربین تک پہنچ چکے ہیں۔ اور جب صورت حال یہ ہو تو ان کے خلاف کارروائی کے بارے میں کیوں کر سوچا جا سکتا ہے۔ انہی دلائل پاکستان کا دشمن ہے:۔

ایک منظم سازش کے تحت ان دنوں قیام پاکستان کی اساس کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے قیام پاکستان کو معاشی اسباب کا نتیجہ گردانا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت سے آنکھیں چرانے سے حقیقت بدل نہیں جاتی۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے ایک نظریاتی مملکت ہے اور انشاء اللہ اسلام کے نام پر ہی قائم رہے گا۔ یہی وہ یقین ہے جو نظریہ پاکستان اور نظریہ اسلام کے مخالفین کے سینوں پر مونگ دل رہا ہے اور یہ عناصر لبادے بدل بدل کر پوری شدومد کے ساتھ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں پاکستان کے خلاف جن عناصر کا کارفرما نظر آتا ہے اور عناصر منکرین خدا منکرین ختم نبوت اور منکرین زکوٰۃ روس اور بھارت جو خود منکرین خدا ہیں ان عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں سندھ میں نسلی، لسانی اور علیحدگی پسند تحریکوں کی سرپرستی کا فریضہ بھارت انجام دے رہا ہے۔ جبکہ سرحد اور بلوچستان میں روسی ایجنٹ پورے زور و شور سے سرگرم عمل ہیں۔

ایران کے متحارب گروپس نے بھی جنگ اپنے وطن میں لڑنے کے بجائے اب پاکستان کو اپنے اکھاڑے کے طور پر منتخب کیا ہے۔ یہاں یہ عمل بھی اب قابل غور ہے کہ ان عناصر کی کارروائیوں میں تیزی اس مرحلہ پر آئی ہے جب ملک میں نفاذ شریعت کا مطالبہ زوروں پر ہے۔

اس صورت حال کے پس منظر میں قادیانیوں کے سربراہ کے اس بیان کا حوالہ دینا بے جا نہ ہوگا، جو اس نے لندن میں دیا تھا۔ اور دھمکی آمیز انداز اختیار کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کو دوسرا افغانستان بنا دیا جائے گا۔" جب کہ بھارت سے شائع ہونے والے قادیانیوں کے ایک ترجمان اخبار نے لکھا ہے کہ سندھ میں جو ہم

قادیانی مارے گئے تھے کراچی کے صورت حال انہی کے خون کا نتیجہ ہے۔ اس مضمون میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ افغانستان میں چونکہ دو قادیانوں کو قتل کیا گیا تھا اسی لیے وہاں کوئی حکومت مستحکم نہ رہ سکی اور آج وہاں جو قتل و غارت ہے وہ بھی اسی کا نتیجہ ہے گویا پس پردہ کراچی اور افغانستان کے حالات کی ذمہ داری قادیانیوں کی جانب سے قبول کر لی گئی ہے۔ لیکن ہمارے ارباب حل و عقد ہیں کہ ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اور آج بھی قادیانی شہری و فوجی دونوں اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔

اب آئیے متحارب ایرانی گروہوں کی طرف، اس سلسلے میں پہلا اور بنیادی سوال یہ ہے کہ بڑی تعداد میں ایرانیوں کو پاکستان میں داخل ہونے اور رہنے بسنے کی اجازت کس نے دی اور کیوں کر دی۔ اور اگر چشم پوشی کی گئی تو ایسا کرنے والوں کی نگاہوں سے کیا لبنان کا انجام بھی اوجھل ہو گیا تھا! اور بہت بڑے پیمانے پر یلغار کرنے والے ان ایرانیوں کو مختلف شہری علاقوں میں پھیل جانے کی اجازت کیوں کر دی۔ اب کہا یہ جا رہا ہے کہ کراچی اور کوئٹہ میں ہونے والی گھناؤنی کارروائی در اصل پاکستان میں موجود ایرانی انقلاب کے حامی اور مخالف گروہوں میں ایک طرح کا تصادم تھا۔ لیکن کیا کوئٹہ میں پکڑے جانے والے ۱۳ تخریب کاروں کے سرغنہ کے اقوال بیان کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ جس میں اس نے اپنا تعلق ایرانی فوج سے بتایا ہے اور اس کے بقول تو اسے تہران سے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے پاکستان کی سرحد کے قریب واقع شہر زاہدان پہنچایا گیا تھا، دوسری جانب کراچی میں اپنے مخالفین کے ٹھکانوں پر حملے کرنے والے ایرانیوں کی قیادت ایک یا دو نوجوان پاکستانی کر رہے تھے۔ یہاں دو سوال ابھرتے ہیں ایک سوال تو یہ ہے کہ یہ پاکستانی نوجوان کون تھے کیا ان کا کسی خاص تنظیم سے تعلق تھا۔ اور یہ کہ کیا ان نوجوانوں نے اندرون یا بیرون ملک چھاپہ مار جنگ کی کوئی خاص تربیت حاصل کی ہوئی تھی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا محض اس بنا پر کہ ایک گروہ پاکستان میں گھس آنے کے بعد بھی انقلاب ایرانی کی مخالفت کر رہا تھا کسی دوسرے ملک کے چھاپہ ماروں کو پاکستان میں گھس کر کارروائی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کیا ایک دفعہ ایسی کارروائی پر ان سے چشم پوشی کی گئی تو ان کے حوصلے بلند نہیں ہو جائیں گے۔ کیا محض مصلحتوں کی خاطر ہم اپنی آنکھیں موند لیں۔

اب آئیے تیسرے اور اہم عنصر کی جانب یعنی روس اور افغانستان کی جانب۔ پاکستان میں ہونے والی تخریبی کارروائیوں کے سلسلے میں سب سے زیادہ قوی امکان خاد اور کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں کے ملوث ہونے کا ظاہر کیا جا تا رہا ہے۔ اس سلسلے میں بنیادی طور پر پالیسی ہی غلط تھی کہ افغان مہاجرین کو بلا روک ٹوک ملک بھر میں پھیل جانے کا موقع فراہم کیا جائے۔ جائیدادوں کی خرید و فروخت کی اجازت دی جائے۔ اور ٹرانسپورٹ اور ایسے ہی دوسرے کاروبار اختیار کرنے میں کوئی تعارض نہ کیا جائے ہمیشہ اور ہر جگہ جب کچھ لوگ ترک وطن کر کے دوسری جگہ پناہ لیتے ہیں تو ان میں کچھ کالی بھیڑیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ یہی صورت افغان مہاجرین کے ساتھ رہی۔ افغان مہاجرین تو آئے لیکن ان کے ساتھ کچھ کالی بھیڑیں بھی پاکستان میں داخل ہو گئیں۔ ہیروئن کا کاروبار ہو یا اسلحہ کی ناجائز

خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رض

کب خرد سے ماورا ہے مرتبہ فاروق رض کا
مل گیا قرب نبیؐ جو ہو گیا فاروق رض کا
کتنا اچھا کتنا پیارا دور تھا فاروق رض کا
آج بھی ہے قریہ، قریہ غلغلہ فاروق رض کا
عالم کفر و جہالت لرزہ بر اندام ہے
اللہ اللہ شان و شوکت دبدبہ فاروق رض کا
ہے مسلمانوں کا طرہ جذبۂ صدق و صفا
لائی ہے پیغام یہ بادِ صبا فاروق رض کا
ہے برابر عدل کی میزان میں چھوٹا بڑا،
بچ نہیں سکتا سزا سے لاڈلا فاروق رض کا
واللہ باللہ قوم مسلم پر بڑے احسان ہیں
شکریہ ہو ہی نہیں سکتا ادا فاروق رض کا
شکر ہے آٹھوں پہر اللہ کا احسان ہے
ہے تبسم آج کل مدحت سرا فاروق رض کا

تبسم پشاوری کرد و فضل عیسیٰ ضلع لیہ

تجارت ہو، یا تخریب کاری ان سب کے ڈانڈے انہی عناصر سے ملتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ اپنے مخالفین کے خلاف کاروائی کرنے کے لیے پاکستان آنے والے ایرانی چھاپہ مار بھی انہی افغان مہاجرین کے بھیس میں پاکستان آئے تھے۔ مہمان نوازی ہمارا قومی شعار بھی ہے اور مذہبی ذمہ داری بھی لیکن جب مہمان خانے سے نکل کر گھر کے اندر داخل ہونے لگیں تو پھر انہیں چاہیئے کہ اسے اس کی حدود یاد دلائیں۔ اس لیے اب بھی وقت ہے کہ کراچی اور دوسرے شہروں میں پھیلے ہوئے ان مہاجرین کو ان کے کیمپوں تک محدود کر دیا جائے

پاکستان میں ہونے والی تخریبی کاروائیوں کے پس پشت کارفرما سب سے قوی عنصر روس ہے۔ روس کے ایسا کرنے کے ضمن میں دو جذبات کارفرما ہیں۔ جس میں سرفہرست جذبہ انتقام کا ہے۔ روس کو افغانستان میں جو زک اٹھانی پڑی ہے روس اس کا ذمہ دار پاکستان کو گردانتا ہے اور اب وہ پاکستان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ پاکستان اس کی دست برد سے محفوظ نہیں اگر وہ افغانیوں کی مدد کرے گا تو اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جہاد افغانستان کوئی بڑی اور موثر تحریک نہیں بلکہ یہ چند مٹھی بھر افراد کی کاروائیاں ہیں جنہیں وہ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا نام دیتا ہے وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جس طرح پاکستان میں چند بیرونی اور مٹھی بھر داخلی عناصر جان و مال اور امن وامان کا مسئلہ پیدا کر سکتے بالکل اسی طرح افغانستان میں یہ صورت حال پیدا کی گئی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم ان عناصر کی سرکوبی کے لیے کوئی اقدامات کر سکیں گے۔ کیا ہم بے گناہ جانوں کے ضیاع کو روک سکیں گے۔ نئے شناختی کارڈوں کے اجرا اور ایسے ہی دوسرے سرکاری اقدامات ان کاروائیوں کے سدباب میں کامیاب ہو سکیں گے۔ خاص طور پر ایسے میں جبکہ عناصر ثلاثہ نے ارباب حل وعقد کے گرد مکڑی کی طرح جال بنا ہوا ہو۔

مرزا قادیانی عرضی نویس نہیں بلکہ نقل نویس یا سرکار انگریزی کا پٹھو تھا

خواجہ عبد الحمید بٹ آف قادیان حال لودھراں

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد ۶ ۔ شمارہ ۶ بابتہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۷ء میں مولانا محمد حنیف صاحب ندیم کا ایک مضمون صفحہ ۵ سیاہ پٹی میں ذیل کے عنوان سے شائع ہوا "قادیانیوں کیلئے اس بازار سے نائیٹل حاصل کرنے کا سنہری موقعہ" (محمد حنیف ندیم)

کالم نمبر ۱ سطر ۱۳ میں یہ الفاظ تحریر شدہ ہیں۔

قادیان میں برطانیہ کے وفادار خاندان کا ایک فرد سیالکوٹ کی کچہری سے عرضی نویسی چھوڑ کر نبوت کی مسند پر کیسے پہنچ گیا۔ یہ بھانڈا اس وقت پھوٹا جب اس نے خود لکھا میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں صفحہ ۵۔

منشی غلام احمد کے متعلق عرضی نویس غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ویسے تو مضمون بہت مدلل اور جدید معلومات کا ہے اور قابل ستائش ہے۔ لیکن عرضی نویسی کی بجائے انگریزی ملازمت ہونا چاہیے۔

منشی غلام احمد ملازمت کی تلاش میں سیالکوٹ میں اپنے والد مرزا غلام مرتضٰے سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا۔ سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ء سے ۱۹۰۲ء تک رہی۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۴۵ مصنفہ مرزا البشیر احمد پسر منشی غلام احمد)

سیالکوٹ میں۔ اس ملازمت کے بعد ۱۹۰۲ء میں دوبارہ منشی جی گئے۔

اس نے اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵۳ میں لکھا کہ میں اس شہر میں سات سال رہا ہوں۔

سیالکوٹ میں رہائش محلہ کشمیریاں

ملازمت کی تلاش میں پہلے قیام کے دوران میں ایک وثیقہ نویس منشی منصب علی کی رفاقت میں محلہ کشمیریاں میں رہنے لگا۔ وہاں ایک مکان۔ عمرالدین عرف عمرا بافندہ سے کرایہ پر لیا اس مکان کو چھوڑ کر جامع مسجد کے سامنے منشی منصب علی کے ہمراہ ایک بالاخانہ یعنی چوبارہ میں، رہائش اختیار کی۔

جب وہ عمرا بافندہ کے مکان میں رہتا تھا۔ تو لوگ منشی غلام احمد کے پاس آتے تھے تو ایک دفعہ منشی جی بہت پریشان ہوئے اور عمرا بافندہ کے برادر کلاں فضل الدین سے کہنے لگے۔ کہ آپ لوگوں کو سمجھا دیں کہ یہاں نہ آیا کریں جو کام ہوتا ہے۔ میں کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل الدین لوگوں کو نکال دیتا۔ ملاحظہ ہو۔

سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۲۵۲ مصنفہ مرزا البشیر احمد ایم۔ اے۔ پسر منشی غلام احمد۔

فضل الدین کون تھا۔ اور اسکی سرگرمیاں

فضل الدین ایک دوکاندار تھا۔ جو جامع مسجد کے قریب دکان کرتا تھا۔ کبھی کبھار ایک عیسائی نصر اللہ خاں۔ ہیڈ ماسٹر مشن سکول سیالکوٹ آیا جایا کرتا تھا۔ منشی جی سے باتوں باتوں میں کبھی مذہبی بحث ہو جاتی۔

(سیرت المہدی صفحہ ۲۵۲)

سیالکوٹ کی ڈسٹرکٹ کورٹس کا ریکارڈ کیپر شیخ اللہ داد تھا۔ جو ایک مجذوب سائیں کسیر شاہ سکنہ دایاں والی ضلع گوجرانوالہ کا مرید تھا۔ شیخ اللہ داد سے منشی غلام احمد کے خصوصی مراسم تھے اور منشی جی شیخ اللہ داد کے گھر آیا جایا کرتا تھا۔ ملاحظہ ہو سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۳۵ مصنفہ مرزا بشیر [illegible] ایم۔ اے)

شیخ اللہ داد نے ایک دفعہ منشی غلام احمد کا ایک پادری سے مناظرہ بھی کروایا تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۳۶)

مولوی الٰہی بخش صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر محکمہ تعلیم ضلع سیالکوٹ نے اپنے منشیوں کیلئے ایک انگریزی مدرسہ قائم کیا۔ جس کے معلم ڈاکٹر امیر احمد پنشنر تھے۔ منشی غلام احمد نے ایک دو۔ انگریزی کی کتابیں پڑھیں۔

(سیرت المہدی جلد اول ص ۱۳۴)

بعد میں منشی جی کو انگریزی میں الہامات بھی ہوئے انگریزی الہامات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ آئی۔ لو۔ یو I LOVE YOU (یعنی میں تم سے محبت و پیار کرتا ہوں)

۲۔ آئی۔ ایم۔ ود یو I AM WITH YOU (میں تمہارے ساتھ ہوں)

۳۔ آئی۔ شل۔ ہیلپ یو I SHALL HELP YOU (میں تمہاری امداد کروں گا)۔

(ملاحظہ ہو نزول المسیح ص ۱۴۱ مصنف منشی غلام احمد منشی قادیانی)

عرضی نویس نہیں۔ ملازمت انگریزی

والد کے زیر سایہ ہوتے کے ایام میں چند سال تک میری عمر کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی (کتاب البریہ ص ۱۵۲/۱۵۴ مصنف منشی غلام احمد جی سیالکوٹ سے ۱۸۶۸ء کے بعد منشی جی قادیان واپس آگئے اور گھریلو مقدمات کے پیروکار ہو گئے۔ ملاحظہ ہو۔

میرے والد نے مقدمات میں لگا دیا۔ ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز۔ میرا۔ ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔ (کتاب البریہ مصنف منشی جی ص ۱۵۱)

ملازمت:۔ میں نے شروع میں یہ بات لکھی ہے کہ منشی باپ سے ناراض ہو کر سیالکوٹ چلے گئے اس کا ثبوت بھی ملاحظہ ہو۔

۱۔ "آپ یعنی (منشی غلام احمد) گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور گذارہ کیلئے ضلع (سیالکوٹ) کی کچہری میں ملازمت بھی کی۔ (تحفہ شہزادہ ویلز ص ۲۴ مصنف مرزا محمود احمد پسر منشی جی)

۲۔ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لئے آپ شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

(سیرت المہدی ص ۳۴۔ ۳۵ حصہ اول مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے پسر منشی جی)

۳۔ آپ (منشی جی) کی پیدائش ۱۸۳۶ء میں ہوئی ملازمت ۱۸۶۴ء میں اختیار کی۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص ۱۵۰)

تعلیم کی نفی:۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو (حلف کتنا مضبوط ہے ناقل)

(ایام الصلح ص ۱۴۷ مصنف منشی جی)

مہدی علم طب:۔

مہدی کے مفہوم میں یہ معنی ماخذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو۔

(ایام الصلح ص ۱۲/۱۳ مصنف منشی جی)

طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد سے پڑھی ہیں (کتاب البریہ ص ۱۴۸ مصنف منشی جی)

علم دین:۔ آپ کے استاد فضل الٰہی قادیان کے ایک حنفی باشندہ تھے۔ دوسرے استاد فضل احمد موضع فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ کے اہل حدیث تھے۔ تیسرے استاد۔ سید گل علی شاہ بٹالہ کے باشندہ تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۳ مصنف مرزا بشیر احمد۔ ایم۔ اے پسر منشی جی)

لالہ بھیم سین بٹالوی:۔

لالہ بھیم سین بٹالوی، منشی غلام احمد قادیانی کے ہم سبق تھے۔ ہر دو۔ مولوی گل علی شاہ بٹالوی سے کافی عرصہ اکٹھے پڑھتے رہے دونوں دوست تھے لالہ بھیم سین نے لوکل بورڈ میں ملازمت حاصل کر لی لالہ جی نے منشی غلام احمد کی مدد کی۔ اور وہ ضلع کچہری سیالکوٹ میں غالباً اہلمد مقرر ہوئے یا غالباً محرر تلف ریکارڈ مقرر ہوئے۔ منشی جی کی تنخواہ پندرہ ۱۵ روپے ماہوار تھی اور لالہ بھیم سین کی (۳۰) تیس روپے ماہوار تھی۔ غرض دونوں نے باہمی مشورے سے مختارکاری کا امتحان دیا اور قانونی کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا لالہ بھیم سین مختارکاری میں پاس ہو گئے اور منشی جی مختارکاری میں فیل ہو گئے۔

منشی غلام احمد فیل اور لالہ بھیم سین پاس کا پلہ منشی غلام احمد نے ڈسٹرکٹ کورٹس سے امتحان کا پتہ کر لیا اور جھٹ سے الہام گھڑ لیا۔ لالہ بھیم سین کے علاوہ سب فیل (الہام کا ابتدا سیالکوٹ ۱۸۶۸ء سے پہلے سے شروع ہو گئی۔ ناقل)

ملاحظہ ہو سیرت المہدی جلد اول ص ۱۳۵ مصنف از بشیر احمد۔ ایم۔ اے۔ پسر منشی جی)

فیل ہونے کی تاویل:۔ منشی جی تو شرمسار ہو کر سیالکوٹ سے قادیان آگئے۔ بیٹے مرزا بشیر احمد۔ ایم۔ اے نے تاویل گھڑی۔ ملاحظہ ہو۔ امتحان میں کامیاب نہ ہوئے ہوتے نہ کیونکہ وہ دنیاوی اشتعال کیلئے بنائے ہی نہیں گئے تھے (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳۸ مصنف مرزا بشیر احمد)۔

ملازمت کے کارنامے رشوت

منشی جی نے زمانہ محرری میں خوب رشوتیں لیں زمانہ ملازمت محرری میں اپنی دیانت ثابت نہ کر سکے (دلیل العرفان مولفہ مرزا۔ احمد علی) کتاب اثنا عشری امرتسری ص ۱۱۳ شائع شدہ ۱۹۰۰ء۔

یہ رسالہ منشی جی کی زندگی ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا منشی جی نے کبھی اس کی تردید نہیں کی۔ حالانکہ منشی جی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں واصل جہنم ہوئے۔

منشی جی نے رشوت لی :

مرزا صاحب نے سیالکوٹ کی نوکری میں رشوت ستانی سے خوب ہاتھ رنگے اور یہ سیالکوٹ کی ناجائز کمائی تھی۔ جس سے مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ۔ اپنی دوسری بیوی (نصرت جہاں بیگم) کو بنا کر دیا۔

(روئیداد مناظرہ، روپڑ۔ شائع کردہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی شائع کردہ مبلغ اہل حدیث ص۲۵ کشن سٹیم پریس جالندھر)

اب ان حوالہ جات سے بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ منشی غلام احمد عرضی نویس نہیں تھے۔ بلکہ انگریزی حکومت کے وفادار بھی تھے۔ بلکہ خود کاشتہ پودہ اور حکومت انگریزی کے مخبر یعنی مکمل جاسوس جس کی موت عبرت ناک طریقہ یعنی ہیضہ سے واقع ہوئی۔ حیات ناصر کتاب۔

کیونکہ منشی جی شاعر بھی تھے ابتدائی تخلص فرخ تھا اور منشی جی نے اپنی فارسی کتاب درثمین میں خدا سے دعا مانگی

پارہ پارہ کن۔ من بدکار۔ را
شاد کن۔ ایں زمرہ اغیار۔ را
(درثمین)

یعنی۔ اے اللہ مجھے ذلت و رسوائی سے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور مخالفوں کو خوش کردے

الحمد للہ۔ آج مرزائیت۔ ذلت و رسوائی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوچکی ہے اور صداقت سے دور ہے اور لاہوری۔ قادیانی۔ انصار احمدیہ تین ٹکڑوں میں ہے اور ذلیل و خوار اپنے قول و فعل سے ہے اور غیر ملکوں میں دربدر۔ اپنی گمراہی میں اپنے پھیلائے جال میں پھنس چکی ہے۔ اگر اس نے اپنی دجالیت سے توبہ نہ کی تو مسیلمہ کذاب کی مانند مٹ جائیگی۔

توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں شامل ہوجاویں تو اللہ معاف کرنے والا ہے۔ ورنہ اس کے عذاب کی گرفت میں انشاء اللہ جلد ہی آجائیں گے۔

حدیثِ مجدّد پر ایک نظر

غلام کبریا خان ترکانی کوئٹہ

ابوداؤد کی حدیث ہے کہ!

"اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کرےگا۔ جو اس کے لئے دین کی تجدید کریگا۔"

اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہر صدی کے سر پر آنیوالے مجدد پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ اور اس حدیث میں "من یجدد لھا دینھا" میں لفظ من واحد اور جمع دونوں کے لئے ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے بقول فرض کرلیا جائے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فہم القرآن میں ناقص تھے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فہم حدیث میں بھی ناقص تھے۔ جبکہ ہر صدی کے سر پر مبعوث ہونے والے مجددین اس حدیث کی تصدیق کے لئے خود کافی ہیں۔ اور اس حدیث میں علیٰ رأس کلّ مائۃ کے الفاظ غور طلب ہیں اور ہر صدی کا سر متعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سن بعثت سے رہنمائی ہوتی ہے کہ ۶۱۰ء عیسوی میں حضورؐ نے اعلان نبوت فرمایا۔ اور ۶۲۲ء میں حضورؐ نے ہجرت فرمائی اور ۶۳۲ء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

یعنی اعلان نبوت ساتویں صدی عیسوی کے سر پر ہے اور ہجرت بھی صدی کے سر پر اور وفات بھی صدی کے سر پر ہے اس کے بعد پچاس ساٹھ سال صدی کا وسط ہے اور ستر، اسی، اور نوے صدی کے آخری سال ہیں۔ اور رسول اللہؐ کے عہد سعادت میں عام الفیل اور عیسوی سن رائج تھے۔ اور سن ہجری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رائج ہوا تھا۔

اب آیئے اسی سن عیسوی کی رو سے بعثت مجددین پر غور کریں کہ!

سو سال بعد :

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو مجدد اوّل قرار دیا گیا ہے جن کی وفات ۷۱۰ء میں ہوئی یعنی حضورؐ کے اعلان نبوت کے ایک سو نو سال بعد آٹھویں صدی عیسوی کے سر پر فوت ہوئے اور ڈھائی سال کے عرصہ جوان کے کارہائے نمایاں اس دن تاریخ اسلام میں دیکھے جاسکتے ہیں اور ان کے ہم عصر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے مجدد اوّل ہونے پر کسی کو اختلاف نہیں۔

نویں صدی عیسوی کے سر پر امام شافعیؒ مجدد تھے اور ان کے ہم عصر سعید بن مسیب تھے اختصار کے پیش نظر نویں صدی سے لیکر پندرھویں صدی عیسوی کی تفصیل اس مختصر مضمون میں نہیں لائی جاسکتی۔ ان مجددین کے اسمائے گرامی اور تفصیل حج الکرامہ اور دیگر کتب میں موجود ہیں۔

حضرت شیخ احمد سرہندیؒ مجدد الف ثانی کی وفات ۱۶۲۴ء میں ہوئی۔ یعنی حضورؐ کے اعلان نبوت کے ایک ہزار ۱۴ سال بعد اور ہجرت نبویؐ کے ایک ہزار سال بعد فوت ہوئے۔ اسی لئے الف ثانی یعنی دوسرے ہزار کے مجدد تھے۔ تفصیلی حالات کیلئے مکتوبات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ شیخ احمد سرہندیؒ سترھویں صدی عیسوی کے سر پر تھے۔

اٹھارھویں صدی :

حضرت مجدد الف ثانی کے بعد اٹھارھویں صدی عیسوی کے مجدد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تھے جن کی وفات ۱۷۶۳ء میں ہوئی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جو تجدید دین کی خدمات سرانجام دی ہے وہ ان کی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اس مشن کو خوب سمجھتے تھے۔

انیسویں صدی :

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بعد انیسویں صدی

عیسوی کا مجدد سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کی مجاہدانہ تحریک میں سید اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ برابر کے شریک رہے اور ۱۸۳۱ء میں یعنی انیسویں صدی کے سر پر ان دونوں مجاہدوں کو بالاکوٹ میں شہید کر دیا گیا۔ لیکن سید احمد بریلوی نے اپنے نام احمد کی نسبت سے احمدیت جاری نہ کی۔ اور نہ ہی ان کا کوئی دعویٰ تھا۔ اب ان کے سو سال بعد یعنی ۱۹۳۰ء مجدد وقت کا زمانہ تھا۔ لیکن اس کے برعکس ۷۰ سال بعد مرزا غلام احمد نے سن ہجری کا سہارا لیکر ۱۹۰۰ء میں چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا اس تحدی سے دعویٰ کر دیا کہ!

میں بے موسم نہیں آیا اور نہ بے موسم جاؤں گا۔"

اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ!

میں چودھویں رات کی طرح چمکنے والا چاند ہوں"

اور یہ بھی کہ چودھویں رات کے بدر کی نورانی چادر اس پر چڑھی ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ ایسا کوئی الہام نہ ہوا کہ چودھویں صدی ہجری کے بعد پندرہویں صدی ہجری میں یہ چاند روبہ زوال ہوگا۔ اب جبکہ ۱۴۰۷ھ ہے یعنی پندرہویں صدی کے سات سال ہوچکے ہیں کہ زمین سے نورانی چادر گھٹنی شروع ہوگئی۔ آخر میں اندھیری رات ہوگی۔

آخر کار مرزا غلام احمد کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور بیسویں صدی عیسوی کا سر الغیب نہ ہوا۔ جس طرح بے موسم آئے تھے بے موسم چلے گئے۔ یہ سوال بھی کیا جاتا ہے کہ اگر مرزا صاحب مجدد نہیں تو کون ہے۔ جس نے یہ دعویٰ کیا ہو۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ مجدد کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں اور نہ اس پر ایمان لانا شرط ہے ہر صدی کے مجدد کو تجدید دین کی بناء پر علماء نے ان کو مجدد تسلیم کیا ہے اور ہر صدی کے سر پر آنے والے مجدد نے اپنے نام سے فرقہ کی بنیاد نہیں رکھی۔ لیکن لا تفرقوا کے حکم خداوندی کی موجودگی میں نیا فرقہ "فرقہ احمدیہ" بنا لیا گیا۔ بعض نے احمد رضا خان بریلوی کو مجدد مائۃ حاضرہ لکھا ہے جن کی وفات ۱۹۲۱ء میں ہوئی تھی۔ اور شیخ الہند محمود حسنؒ ابوالکلام آزاد جن کا نام احمد تھا عبیداللہ سندھی اور حکیم الامت جناب اشرف علی تھانویؒ کئی ایک بزرگوں کے نام لئے جاسکتے ہیں ان بزرگوں میں سے جو بھی بیسویں صدی عیسوی کے سر پر تھے وہ اس صدی کے مجدد تھے یعنی ۱۸۱۰ء سے لے کر ۱۹۲۳ء تک بیسویں صدی عیسوی کا ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔ غرضیکہ حدیث مجدد کے معیار پر مرزا غلام احمد مجدد نہ تھا جس کی رو سے مہدی و مسیح ہونے کے سب دعویٰ خود بخود کالعدم قرار پاتے ہیں۔ آخری نبیؐ کے بعد کسی کی نبوت پر بحث کرنا ہی منصب نبوت کی توہین کے مترادف ہے ہمیں ان بحثوں سے بچنا چاہئے۔ اور اخبار والوں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ ایسی کوئی خبر شائع نہ کی جائے کہ فلاں شہر میں فلاں شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ورنہ آخرت میں پکڑ ہوگی۔ کہ ایک جھوٹے دعویدار کی تشہیر کیوں کی تھی۔ باخدا ہوشیار

اسے ضرور پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں

بندہ آج سے ۳۸ سال قبل آنکھوں سے نابینا تھا

میرے پاس ایک سرمہ ہے ___ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سرمہ سے شفا عطا کی۔ یہ سرمہ کالا موتیا دھند، جالا، ککرے، خارش، دکھتی آنکھ، پانی بہنا، شور بہنا، گدا آنا، اور ایک حرف کے دو حرف نظر آنا، پڑوال پڑنا نظر کمزور ہونا، چشمے کی علت غرض آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے تجربہ شاہد ہے۔ سفید موتیے والے استعمال نہ کریں۔ تندرست آنکھوں والے استعمال کریں گے تو ان کی آنکھیں آنے والی بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔

قیمت فی شیشی ۱۰/- روپے

حیرت انگیز طاقت

کمزوروں کو تواں کرنے والی۔ سیروں خون پیدا کرنے والی مقوی معدہ، ضعف جگر، اور ہیضہ کے لئے مفید ہے تجربہ شاہد ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۰۰ عدد گولی ۴۰/- روپے، نصف کورس ۲۰/- روپے

ترکیب استعمال:۔ بلغمی مزاج والے ہمراہ پانی یا چائے اور دوسرے مزاج والے دودھ کے ساتھ ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام استعمال کریں

پتہ:۔ محمد حسین حسین پوری (فاضل خیر المدارس) چک ۳۳۵ ڈبلیو۔ بی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی (پاکستان)

بزمِ ختم نبوت

رسالۂ ختم نبوت

حبیب الرحمٰن رحمانی متعلم جامعہ عمر الفاروق کراچی

پڑھا ہے ختم نبوت کا رسالہ جناب والا
سچ بات ہے ہم کو تو نظر آیا اجالا
ہیں ہم نے پڑھے اور بہت دینی رسائل
پر اس کا ہے انداز بیان سب سے نرالا
حیا کا پردہ ہے کیا چاک تو اس نے
مرزئی کی نوع کا ہے تابوت نکالا۔
خود تم بھی پڑھو اور سبھوں کو پڑھاؤ
خوش بخت ہے جس نے بھی یہ کام سنبھالا
رحمانی ہو ختم نبوت کے سپاہی
کرو ناموس رسالت کا علم دنیا میں بالا

اپنی مثال آپ

کلثوم سحر ننکیاری،

میں ایک طالبہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک رائٹر بھی ہوں، میری کئی تحریریں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں، میں ختم نبوت (رسالہ) کی باقاعدہ قاری ہوں، بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کرتی رہتی ہوں یہ ایک دلچسپ اور ایک معلوماتی رسالہ ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت تمام دینی اور مذہبی جرائد میں اپنی مثال آپ ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ختم نبوت کی ترقی کے لئے دل دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے

قمر الحق قمر روزنامہ عدل ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے دفاتر دیکھے، مجلس اور اس کا ترجمان ہفت روزہ دین اسلام کی اشاعت اور قادیانیت کے ردو تعاقب کے ضمن میں عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں، میرا ایمان ہے، کہ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت جھوٹی نبوت کے علمبردار مرزائی عقائد و نظریات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں جلد سے جلد کامیابی حاصل کریں گے، اور میری دعا ہے، کہ اللہ تعالیٰ مجلس اور ہفت روزہ کے منتظمین کو زیادہ سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ اعلاء کلمۃ الحق بلند کرنے کی مزید ہمت و استطاعت عطا فرمائیں۔ (آمین)

ایمان افروز مجلّہ

صاحبزادہ اعجاز اشرف انجم جنڈ وارن خان

ہفت روزہ ختم نبوت کا تازہ شمارہ وصول ہوا، سبحان اللہ کیا ایمان افروز مجلہ ہے۔ اللہ میرے محبوب مجلہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کریں، آمین۔ مذکورہ رسالہ ایک معلوماتی اور عالمی دینی رسالہ ہونے کے علاوہ عالم اسلام کے دشمن قادیانی مرتد کے سر پر تلوار ہے یہ رسالہ کی اشاعت سے قادیانیت کی بوکھلاہٹ قابل دید ہے اللہ تعالیٰ ان گمراہ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر واپس آنے کی توفیق دے آمین۔ مسلم غازی کی نعت رسول مقبول اور جناب طفیل احمد مدنی صاحب کی سیدنا فاروق اعظم رضی منظوم نے بہت متاثر کیا ہے۔ آئندہ بھی ایسی ایمان افروز تحریروں کو ختم نبوت میں ضرور جگہ دیا کریں۔

اندھیرے میں روشنی کا چراغ

ڈاکٹر ثوبیہ قانتہ بہاولپور

آپ کی اس بزم میں پہلی مرتبہ شرکت کی جسارت کر رہی ہوں، اور اس جسارت کی وجہ آپ کا مقبول عام ہفت روزہ ختم نبوت ہے، جو ہر لحاظ سے ایک معلوماتی قاعدہ ہے، ۲۹ جون سے ۲ جولائی والے ختم نبوت میں آپ نے برطانوی سامراج پر ایڈز کا عذاب مسلط ہونے کے جو اسباب تحریر فرمائے ہیں، ان سے معلومات میں بہت اضافہ ہوا، اور حقائق کھل کر سامنے آئے میری دعا ہے، کہ آپ کا یہ ہفت روزہ اسی طرح اندھیرے میں روشنی کے چراغ کی طرح اپنی روشنی پھیلاتا رہے اور زمانے کے ہر طوفان پر تیز ہوا کا جھونکا اس سے کترا کر نکل جائے، اور اس کی تابندگی میں اضافہ ہو آمین

پوری عمر قربانی دینے کے لئے تیار ہوں

حافظ اعجاز احمد ترین ضلع لسبیلہ بلوچستان

میں ایک نوجوان طالب علم اور میں بلوچستان ضلع لسبیلہ شہر اوتھل کا رہنے والا ہوں جمعہ کی نماز پڑھ کر مدرسہ جا رہا تھا کہ اچانک ختم نبوت انٹرنیشنل میری نظر سے گزرا، تو میں نے خرید لیا، جب دو تین صفحہ مطالعہ کیا، تو اتنا شوق پیدا ہوا کہ رات کے دو تین بجے تک پڑھتا رہا، رسالہ میں عجیب و غریب معلومات پائیں مرزائیوں کے کفریہ عقائد تفصیل سے معلوم ہوئے اب میں ختم نبوت کا مسلسل قاری ہوں، پرچہ کو پابندی سے پڑھنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے، کہ جب تحصیل علم سے فارغ ہوا، تو پوری عمر ختم نبوت کی سربلندی کے لئے تیار ہوں گا نہ صرف اپنے آپ کو تیار کیا، بلکہ پورے احباب کو تیار کر رہا ہوں، انشاءاللہ۔

لندن سے مولانا نذیر احمد بلوچ کا مکتوب گرامی

عالمی ختم نبوت کانفرنس سے قادیانی بوکھلا گئے

مکرم حافظ محمد حنیف صاحب زید مجدکم العالی

السلام علیکم

مزاج گرامی! عرض خدمت ہے کہ [illegible] ستمبر کی شام کو کراچی سے براستہ استنبول [illegible] کا سفر [illegible] استنبول میں تین گھنٹے طیارہ رکا پھر لندن پہنچے۔ رات ڈیڑھ بجے طیارہ میں بیٹھا اور دوسرے دن شام پانچ بجے لندن طیارہ سے اترا۔ مکرم مولانا عبدالرحمن صاحب باوا مع ایک دوست کے ائیرپورٹ پر موجود تھے۔ دفتر پہنچے، دفتر پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔ الحمدللہ دفتر کی عمارت بہت خوبصورت ہے۔ ہال بہت اچھا ہے، کئی کمروں پر دفتر مشتمل ہے سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ لندن کے مسلمانوں کے [illegible] مکرم باوا صاحب [illegible] دست رابطہ ہے [illegible] لوگوں کی آمد [illegible] رہتی ہے۔ ۹ ستمبر کو مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب تشریف لائے۔ ۱۰ ستمبر کو بندہ نے لندن سے گلاسکو کا سفر کیا۔ گلاسکو لندن سے پانچ سو میل کی مسافت پر ہے۔ ۱۱ ستمبر کو گلاسکو کی جامع مسجد میں قبل از جمعہ [illegible] موضوع پر تقریر کی، گلاسکو کی جامع مسجد میں ہزاروں مسلمان جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں، عالیشان مسجد ہے اس مسجد کے پیش امام مکرم حافظ شفیق احمد صاحب ہیں جو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ میرے ساتھ انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آئے، حضرت مولانا [illegible] مقبول احمد صاحب کے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو [illegible] رہے۔ تقریباً تین دن گلاسکو میں قیام رہا، شیخ عبد [illegible] فیروز صاحب جو حقیقت میں ختم نبوت کے عاشق ہیں۔ انہوں نے بڑا تعاون کیا، ۱۳ کو گلاسکو سے ایڈنبرا کا سفر کیا۔ ایڈنبرا میں مکرم حافظ عبدالکریم صاحب ہیں جو ملتان کے رہنے والے ہیں جو تقریری اور [illegible] کا مجسمہ ہیں [illegible]

ان کی مسجد میں خطاب کیا، مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی، محمد اکرم صاحب اور دوسرے احباب نے ۲۰ ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کا وعدہ کیا۔ ۱۴ ستمبر کو ایڈنبرا سے ڈنڈی آیا، ڈنڈی کی عظیم الشان مسجد دیکھ کر دل کو فرحت ہوئی، بڑی تعداد میں یہاں مسلمان نماز کے پانچوں وقت حاضری دیتے ہیں۔ اکثر عرب اور افریقہ کے مسلمان اس شہر میں رہتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ فتنۂ قادیانیت پر تقریر کی، صبح کی نماز کے بعد محمد بشیر صاحب جو گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں ان کے [illegible] بیڈفورڈ پہنچے، [illegible] ڈنڈی سے پھر گلاسکو، گلاسکو سے ۱۶ ستمبر کو لندن دفتر ختم نبوت میں قیام کیا، ۱۸ کو لندن سے [illegible] سفر کیا جس میں پاکستانیوں کی تقریباً ۲۰ ہزار آبادی ہے یہاں بڑی خوبصورت مسجد ہے، اس مسجد [illegible] صاحب فاضل دیوبند ہیں [illegible] ان کے زیر اہتمام عالیشان [illegible] جس میں سات سو بچے، بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ [illegible] جمعہ ان کی مسجد میں پڑھایا، ہزاروں کا مجمع تھا [illegible] ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا، پھر وہاں کے احباب نے اصرار کیا کہ مغرب کے بعد بھی خطاب ہونا ہے بعد از نماز مغرب تقریر کی۔ ۱۹ کو [illegible] سے لندن سفر کیا۔ [illegible] کانفرنس میں شرکت کی۔ ۲۰ کی کانفرنس [illegible] کے پروانوں کا زبردست اجتماع تھا، کانفرنس کی خبریں آپ کے پاس پہنچ گئی ہوں گی۔ صرف قادیانیوں کی [illegible] کی ایک بات لکھتا ہوں کہ لندن [illegible] دوسرے دن [illegible] قادیانیوں کی طرف سے خبر چھپی جس میں انہوں نے [illegible] ختم نبوت وا[illegible] سے نکالا ہے جس کے خوف سے کہ [illegible] خانہ سے برطانیہ سے پناہ لی ہے، اب وہی ختم نبوت والے یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ دس ہزار قادیانیوں کی جان ان سے خطرے میں ہے، یہ ہمیں برطانیہ میں قتل کرانا چاہتے ہیں، پھر ہم نے کھوج لگائی تو پتہ چلا کہ رومانیہ میں جو پاکستانی قونصلیٹ ہے وہ قادیانی ہے اور وہ خاص کر ختم نبوت کانفرنس کے لئے بیماری کا بہانہ بنا کر گورنمنٹ سے رخصت لے کر یہاں لندن میں آیا، پھر کانفرنس کے بعد حکومت برطانیہ سے رابطہ قائم کیا، پھر برٹش سفارت خانہ اسلام آباد کو فون کیا، اسلام آباد سے پھر پاکستانی سفارت خانہ لندن کو فون آیا کہ یہ کیسی کانفرنس ہے، کیوں ہوئی ہے، اس کانفرنس میں کیا کیا بیان ہوا؟ جس کے جوابات کے لئے پھر ہمیں پاکستانی سفارت خانہ بلایا گیا، آپ اندازہ کریں کہ قادیانی کتنے چالاک ہیں اور عیار ہیں، الحمدللہ ہماری اس کانفرنس سے برطانیہ کا مسلمان بیدار ہو چکا ہے، قادیانیت برطانیہ میں روبہ زوال ہے، انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ یہاں سے قادیانیت کے پاؤں اکھڑ جائیں اور یہ کسی اور ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں۔ میری طرف سے تمام احباب کو سلام، خصوصاً حافظ عبدالستار صاحب، جناب محمد امین صاحب، مولانا فاروقی، رانا انور صاحب، محمد یوسف صاحب

شکریہ

آپ کا بھائی

نذیر احمد بلوچ

شوق سے پڑھتا ہوں

نذیر دلشاد لاری اڈہ تحصیل احمد پور شرقیہ

مجھے ہفت روزہ ختم نبوت شمارے موصول ہو رہے ہیں اور میں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور پھر دوسرے دوستوں کو دیتا ہوں اور پھر انہیں تاکید کرتا ہوں کہ پڑھ کر آگے دوستوں میں اور تعلیم یافتہ لوگوں میں تقسیم کریں اور زبانی بھی لوگوں کو اخلاق سے سمجھائیں تو میرے دوست بڑے اچھے انداز میں عمل کر رہے ہیں میں زیادہ تر امام مسجد کو دیتا ہوں تاکہ نماز جمعہ کے روز لوگوں کو اس بارے میں بتا سکیں

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب اسہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

قربِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

رانا محمد سلیمان روڈہ ضلع خوشاب

کوئی بھی ایسا خوش قسمت انسان آج تک پیدا نہیں ہوا جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئی ہوں۔ یہ شرف حاصل ہوا تو سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

حضرت امیر شریعت نے فرمایا

"خارش کی متعدی مرض میں طرح زنا بھی متعدی مرض ہے کہ جس طرح خارش زدہ مریض ایک وقت میں اپنے جسم کے ناپاک حصہ کی خارش کر رہا ہوتا ہے۔ اور اسی وقت میں اسی ہاتھ سے اپنے چہرہ اور سر میں بھی خارش کرتا ہے۔ اچھے برے کی تمیز نہیں کرتا۔ بعینہٖ اسی طرح زنا کرنے والا شخص اچھے اور برے اپنے اور غیر میں حتیٰ کہ محرم اور غیر محرم کی بھی تمیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے اسی لئے اسلام میں اس کی سزا رجم ہے تاکہ یہ متعدی مرض آگے نہ پھیل سکے۔ (عبدالرحمٰن طاہر عارف والا ضلع ساہیوال)

معلومات

ریاض احمد محلہ قاضیاں ٹانک شہر

۱۔ اسلام کے معنی اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔

۲۔ اسلام کا پرانا نام دینِ حنیف ہے۔

۳۔ "زبور" حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔

۴۔ "توریت" حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

۵۔ "انجیل" حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

۶۔ "قرآن مجید" حضرت محمدؐ پر نازل ہوا۔

۷۔ حضرت عیسیٰؑ "بیت اللحم (بیت المقدس)" میں پیدا ہوئے

۸۔ "معمار خانہ کعبہ" حضرت ابراہیمؑ کو کہتے ہیں۔

۹۔ حضرت جرجیسؑ اور حضرت زکریاؑ کو آرے سے چیر دیا گیا تھا۔

۱۰۔ حضرت موسیٰؑ کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام یوکبد تھا۔

۱۱۔ حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کے خالو تھے۔

۱۲۔ حضورؐ کا شجرۂ مبارک درج ذیل ہے۔

حضرت محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن معد بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۳۔ ابوجہل کا اصلی نام ابوالحکم عمرو بن ہشام المغیرہ تھا۔

۱۴۔ آنحضرتؐ حضرت ام ایمنؓ (جن کا اصلی نام "برکہ" تھا) کو ماں کہا کرتے تھے

۱۵۔ آنحضورؐ کے آخری الفاظ یہ تھے (ترجمہ) "اللہ سب سے بڑا دوست ہے۔

نماز کے جسمانی و روحانی فوائد

سعید مکھن گل

حضور نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیینؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ پانچ طرح اس کا اکرام و اعزاز کرتے ہیں ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کے اعمال نامے دائیں ہاتھ سے دیئے جائیں گے وہ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے چوتھے یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ اور پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ نماز روزی کو کھینچنے والی ہے صحت کی محافظ ہے۔ بیماریوں کو دفع کرنے والی ہے دل کو تقویت پہنچاتی ہے چہرے کو خوب صورت اور منور کرتی ہے جان کو فرحت پہنچاتی ہے۔ اعضاء میں نشاط پیدا کرتی ہے کاہلی کو دفع کرتی ہے۔ روح کی غذا ہے۔ دل کو منور کرتی ہے۔ اللہ کے انعام کی محافظ ہے اور عذاب الٰہی سے حفاظت کا سبب ہے شیطان کو دور کرتی ہے۔ اور رحمٰن سے قرب پیدا کرتی ہے۔ غرض روح اور بدن کی صحت کی حفاظت میں اس کو خاص دخل ہے۔ اور دونوں چیزوں میں اس کی عجیب تاثیر ہے نیز دنیا اور آخرت کی مضرتوں کو دور کرنے میں اور دونوں جہان کے منافع پیدا کرنے میں نماز کو بہت خصوصیت حاصل ہے۔

مشعل راہ

اسحاق بھے باڑی شاہ ولیہ

۱۔ جس شخص کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (قول رسول مقبولؐ)

۲۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بخاری شریف)

۳۔ رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ اور رشتہ کاٹنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (قول رسولؐ)

۴۔ وہ شخص جس میں رحمدلی نہیں اس میں نیکی نہیں (مسلم شریف)

۵۔ حضورؐ نے فرمایا:۔ "اے میرے صحابی مجھے تمہاری بہت بڑی عبادت کی نسبت یہ چیز زیادہ عزیز ہے کہ تم اس پر صبر کرو۔ جو آج تمہارے پاس ہے اس سے روگردانی نہ کرو۔ (طبرانی)

۶۔ خدا جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیاء چھین لیتا ہے۔ جب اس میں شرم نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر بن کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۷۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۸۔ رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلتے ہیں۔ (قرآن پاک)

ماں باپ کی خدمت !

اطہر نیکیل ہڑ پار مانسہرہ

ہر آدمی کو چاہیئے کہ ماں باپ کی خدمت کرے جو ماں باپ کی خدمت کرے گا وہ دنیا میں بھی کامیاب ہوگا۔ اور آخرت میں بھی یہ حدیث شریف مشہور ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے جو آدمی ماں باپ کی خدمت کرتا ہے۔ ہر معاشرے اور مجلس میں کامیاب ہوتا ہے۔ ماں باپ کی خدمت کرنے سے اللہ تعالےٰ بھی خوش ہوتا ہے ہمیں بھی چاہیئے کہ ماں باپ کی خدمت کریں۔

نمازی کی حسرت

ثریا انجم انٹر سکول مانسہرہ

عہد رسالت مآب کا ذکر ہے کہ ایک نمازی مسجد میں داخل ہو رہا تھا۔ دیکھا کہ نمازی باہر چلے آرہے تھے پوچھنے لگا کہ کیا جماعت ہو چکی؟ ایک نے جواب دیا کہ ہاں پیغمبر خدا نماز جماعت سے ادا فرما چکے۔ اب تو کہاں چلا؟ یہ سنتے ہی اس نمازی نے ایسی آہ کھینچی کہ جگر خاک ہو گیا۔ اور سینے سے اس آہ و سوزاں کا دھواں خارج ہونے لگا۔ یہ حال دیکھ کر کسی نمازی نے کہا کہ اے نماز کھونے والے اپنی یہ آہ تو مجھے دے دے میں نے اس کے عوض نماز تجھے بخشی۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔ اپنی آہ میں نے تجھے دے دی اور تیری نماز لے لی۔ آہ لینے والا سن کر خوشی سے اچھلنے لگا پھر یک لخت اس پر زردی اور عاجزی چھا گئی۔ ایسی رقت طاری ہوئی کہ یہاں سے باہر اسی طرح روتا ہوا اپنے گھر واپس ہوا۔

اے عزیز! وہ باز تھا جسے تلاش حق نے شہباز بنا دیا۔ رات کو خواب میں اس آہ خریدنے والے نے صدائے غیب سنی کہ اے مرد تو نے آب حیات خرید لیا تیری اس خرید و فروخت کے صدقے میں کل مخلوق الٰہی کی نماز ہم نے قبول کی۔

اقوال زریں

محمد افضل عدم گڑھی حاجی رحمت اللہ مدنی

1. جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنی ہے وہ اپنے دوست سے بھی پوشیدہ رکھو ممکن ہے وہ بھی کسی دن دشمن بن جائے۔
2. نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔
3. بیکار ہے وہ عدالت جس میں انصاف نہ ہو۔
4. بیکار ہے وہ معاملہ جس میں فرمانبرداری نہ ہو۔
5. کھلانا چاہتے ہو تو بھوکوں کو کھلاؤ۔
6. لینا چاہتے ہو تو بزرگوں کی دعا لو۔
7. خدمت کرنا چاہتے ہو تو اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔
8. بیکار ہے وہ تجارت جس میں ایمانداری نہ ہو۔

جرأت علی کرم اللہ وجہہ

عنایت اللہ شاکر رور ہرات

جب حضرت سرور کائنات کو ہجرت کا حکم ہوا۔ تو اس خیال سے کہ مشرکین کو شبہ نہ ہو حضرت علی کو اپنے فرش اطہر پر استراحت کا حکم دیا اور حضرت علی جن کی عمر اس وقت ۲۰، ۲۲ سال کی تھی۔ اس عنفوان شباب میں اپنی زندگی قربانی کے لئے پیش کرنا جان نثاری کا مدیم المثال کارنامہ ہے رات بھر مشرکین کا محاصرہ قائم رہا۔ اور اس خطرہ کی حالت میں یہ نوجوان نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ محو خواب تھا۔ غرض تمام رات مشرکین قریش اسی دھوکے میں رہے کہ خود سرور کائنات استراحت فرما رہے ہیں۔ اور صبح ہوتے ہوتے اپنے اپنے ناپاک ارادہ کی تکمیل کے لئے اندر آئے لیکن یہاں یہ دیکھ کر متحیر رہ گئے کہ شاہ دو عالم کے بجائے ایک جانثار اپنے آقا پر قربان ہونے کے لئے سربکف ہو رہا ہے مشرکین سخت برہم ہوئے اور حضرت علی کو چھوڑ کر حضورؐ کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔

بھوک کی بے تابی سے ایک مسخرے کا دعویٰ نبوت۔

مرسلہ: محمد اسلم ہارون آباد

حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں دفتر پنجم میں ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے کہ اس کو بھوک اور غربت نے تنگ کر دیا اور نبوت کا دعویٰ کرنے لگا۔ لوگ اس کو کشاں کشاں بادشاہ کے حضور میں لے گئے بادشاہ نے دیکھا کہ یہ بہت دبلا پتلا اور کمزور ہے، ایک طمانچے سے مر جائے گا۔

بادشاہ نے نرم طریقہ سے پوچھا کہ تیرا وطن کہاں اور گزر اوقات کس طرح ہے۔ مدعی نبوت نے جواب دیا۔

نے مرا خانہ است نے یک ہم نشیں — کہ بسازو خانہ ما ہے بر زمیں

ترجمہ: نہ میرا یہاں گھر ہے نہ کوئی رفیق ہے۔ بھلا چاند کے لیے زمین پر کوئی گھر بنا سکتا ہے۔

بادشاہ نے بطور تمسخر کہا کہ تم نے کیا کھایا ہے اور صبح کھانے کے لیے کیا رکھتے ہو۔ کیا تمہیں بھوک لگی؟ مدعی نے جواب دیا:۔

گفت اگر نانم بدے خشک و ترے — کے کنم من دعوئے پیغمبرے

اس نے کہا اگر میرے پاس خشک یا تازہ روٹی ہوتی تو میں پیغمبری کا دعویٰ کیوں کرتا اگر کھانے کو ملتا تو ان گدھوں کے سامنے عیسیٰ بن کر اپنی بے قدری کیوں کراتا۔ پیٹ کی بے تابی ہی نے مجھ سے یہ غلطی صادر کرائی ہا ہیں امید کہ لوگ مجھے نبی مان کر خاطر و تواضع کریں گے۔

بادشاہ نے اپنے باورچی کو حکم دیا کہ اس کو میرے شاہی مہمان خانے میں رکھو چند دنوں کے بعد بادشاہ نے پھر اس مدعی نبوت کو بلا دیا اور کہا کہ اب بھی وحی آتی ہے۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت اگر اپنے پاس رکھو تو کوئی پیغمبر نہیں ہوں۔ اگر نکال دو گے تو پھر نبی ہوں۔ اور وحی آنا شروع ہو جائے گی۔ بادشاہ کے تمام درباری مسکرا پڑے۔ اس کو مال و متاع دے کر رخصت کیا اس نے مدعی نبوت بننے سے توبہ کی دوبارہ مسلمان ہوا۔

تیسری عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن سے موصولہ رپورٹ

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی لندن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس گذشتہ روز ویمبلے کانفرنس سنیٹر لندن میں منعقد ہوئی. جس میں برطانیہ، پاکستان، سعودی عرب، بنگلہ دیش، بھارت، افریقہ، کینیڈا، اور دیگر ممالک سے دس ہزار کے قریب مسلمانوں نے شرکت کی اور چالیس سے زائد مقررین نے اردو، عربی، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں حاضرین سے خطاب کیا. کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خان محمد نے کی. جو دس بجے سے ایک بجے تک جاری رہی جبکہ دوسری نشست ۲ بجے سے چھ بجے تک ہوئی اور اس کی صدارت جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا سید اسعد مدنی نے کی جبکہ مقررین میں سید اسعد مدنی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا زاہد الراشدی، مولانا سیال احمد قادری، مولانا قاری عبد الحئی عابد، مولانا سید عبد القادر آزاد، مولانا عبد الرحمٰن قاسمی، مولانا نذیر الرحمٰن درخواستی، پروفیسر ساجد میر، مولانا محمود احمد میرپوری، مولانا مجیب حسنی، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا نذیر احمد مورتی، مولانا عبد الرحمٰن باوا، مولانا منظور احمد الحسینی حافظ محمد اقبال رنگونی، مولانا بلال پٹیل، مولانا سعید احمد مکی، مولانا عبد الحفیظ المکی، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، ڈاکٹر عبد العزیز پاشا، مولانا محمد عبد اللہ خطیب اسلام آباد، مولانا حافظ حسین احمد، مولانا حافظ عبد الرشید ارشد اور الاستاذ عزیز ورنہ بطور خاص قابل ذکر ہیں.

کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبد الرحمٰن یعقوب باوا نے اپنے ابتدائی کلمات سے کانفرنس کا آغاز کیا آپ نے کہا کہ گذشتہ دو سالوں کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو کانفرنس کے انعقاد کی سعادت حاصل ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ مغربی دنیا اور افریقہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیئے ہم نے لندن میں دفتر ختم نبوت خرید لیا ہے آپ نے کہا کہ ہمارا مقابلہ بڑی قوتوں امریکہ اور اسرئیل کے ساتھ ہے. جو قادیانیوں کی پشت پر ہیں

(ابتدائی کلمات کا مکمل متن اسی اشاعت میں شامل ہیں)

مولانا عبد الحفیظ مکی: نے صدر استقبالیہ کی حیثیت سے معزز مہمانوں اور شرکاء کا خیر مقدم کیا جبکہ مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا محمد موسیٰ قاسمی اور مولانا منظور الحسینی نے مشترکہ طور پر سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اور پیر طریقت مولانا غلام حبیب نقشبندی کی پرسوز دعا پر شام ساڑھے چھ بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی.

مولانا سید اسعد مدنی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عالمی زبانوں میں ختم نبوت کے بارے لٹریچر وسیع پیمانے پر شائع کیا جائے اور نوجوانوں کو عقائد کے بارے میں خصوصی تربیت دینے کے لئے کورسوں کا اہتمام کیا جائے انہوں نے کہا کہ نئی نسل کے عقائد کی اصلاح اور ان کو گمراہی سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے انہوں نے اس مقصد کے لیئے ختم نبوت فنڈ قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور مسلمانوں کو اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تلقین کی ہے.

مولانا فضل الرحمٰن: نے اپنے خطاب میں کہا میں اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کرتے ہوئے اپنے لیئے سعادت مندی سمجھتا ہوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنھوں نے مجھے اور آپ کو اس بابرکت اور عظیم مقصد کی حامل کانفرنس کی شرکت سے نوازا. بین الاقوامی سیاست کی اہمیت کے حامل اس بڑے شہر میں ختم نبوت کانفرنس کا مقصد محض ایک عقیدے کو بیان کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کی تمام اقوام پر یہ بات واضح کرنی ہے کہ جہاں آج کے دور میں تمام قومیں دنیا بھر میں اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہیں وہاں ہم مسلمان بحیثیت ملت حقوق کی جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ اپنے مذہب کے تحفظ کے لیئے جنگ کرنا زندگی کا مقصد عظیم قرار دے رہے ہیں.

آپ نے کہا کہ ملت اسلامیہ کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیئے یہ بات کہی جاتی ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اگر یہ نہیں کہتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے مذہب کے قائل نہیں ہیں. آپ نے کہا کہ قرآن کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر جو کسی اور مذہب نظریہ کو تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت کو یہ بات گوارہ نہیں ہے. آپ نے کہا کہ اقتصادی ہو یا اسلامی نظام، معاشی پہلو ہو یا کوئی اور. اگر اسلام

مولانا منظور احمد الحسینی کا مرزا طاہر کو چیلنج

سے ہٹ کر کوئی اور نظام تیار کیا گیا تو اسلام اسے قطعی برداشت نہیں کرتا آپ نے کہا کہ قادیانی اگر اسلام کی قوت ہوتی تو اسے ضرور کوئی اسلامی ملک پناہ دیتا. مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس گروہ کو غیر مسلموں نے بنایا اور آج بھی اسی ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں آپ نے کہا کہ قادیانی گروہ کو اس سرزمین پر بھی تحفظ حاصل نہیں ہو سکے گا. آپ نے کہا کہ اگر امریکہ پاکستان

کی امداد کے لئے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کی شرط لگاتا ہے۔ تو ہم اس امداد کو قبول نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ ہم بھوکے رہنا اور خشک ٹکڑے گوارہ کریں گے لیکن اپنے دینی عقائد کے بارے میں کسی طاقت کے دباؤ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی اداروں کو مسلسل گمراہ کر رہا ہے۔ اس لئے اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کو صحیح صورت حال اور ملت اسلامیہ کے موقف سے آگاہ کرنے کے لئے منظم کوششوں کی ضرورت ہے۔

مولانا زاہد الراشدی: نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ مسلمان نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر استعمال کرنے کی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم ہے اور اسے ان کے حقوق کا نام دیا جا رہا ہے۔ جو سراسر غیر اصولی بات ہے انہوں نے کہا کہ اگر یہودی اور عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننے کے باوجود اس لئے دو الگ الگ امتیں ہیں کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں جنہیں یہودی نہیں مانتے۔ تو قادیانی بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے مسلمانوں سے الگ ایک نئی امت ہیں اور ان دونوں امتوں اور مذہبوں کے درمیان فرق اور امتیاز قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ قادیانیوں کو اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر کے استعمال سے باز رکھا جائے۔

انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد پاکستان کے مشہور

تمام مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کے خلاف مل کر جدوجہد کرنی چاہیئے

پروفیسر ساجد میر

کر دی گئی یہ ملوث پایا جائے تو حکومت برطانیہ انہیں پاکستان کے حوالہ کرے تاکہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔

خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت آدمؑ کے زمانے سے حق و باطل کا مقابلہ جاری ہے حق ہمیشہ غالب ہوتا ہے اور باطل بھاگتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون ہے حضرت ابراہیمؑ کے مقابلے میں نمرود ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کفار ہیں مگر ہر جگہ جیت حق کی ہوئی۔ آج بھی اسلام قادیانیت سے برسرپیکار ہے۔ اسلام ضرور غالب ہوگا قادیانیوں کے سربراہ نے پاکستان سے بھاگ کر یہاں پناہ لی ہے ہم چیلنج سے کہتے ہیں کہ مرزا طاہر اور اس کے ماننے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ ہر جگہ ذلت و خواری لکھ دی ہے قادیانی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ آج قادیانیوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ جب وہ کلمہ پڑھتے ہیں اور جناب محمد رسول اللہ کو نبی مانتے ہیں تو انہیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ انہیں جواب دیتا ہوں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کچھ لوگ کلمہ پڑھتے تھے۔ قرآن کریم پڑھتے تھے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز روزہ، اور دیگر عبادات میں شریک ہوتے تھے۔

لیکن ان کے باوجود قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ

کیا جا سکتا۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی سازشوں اور مکر و دجل کو پوری دنیا میں تعاقب کیا جائے گا۔

مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا: نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت ایک دہشت گرد تنظیم ہے جس کے ہاتھوں سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کا خون اب تک بہہ چکا ہے۔ مولانا اسلم قریشی کا اغوا، ساہیوال کے تین مسلمانوں کا قتل اور سکھر کی مسجد میں بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید کرنے کے واقعات اسی سلسلہ کی تازہ کڑی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ کی تنظیم اور طریق کار بالکل عالمی دہشت گرد تنظیموں کی طرح ہے لیکن اپنے جرائم اور عزائم پر پردہ ڈالنے کے لئے اس گروہ نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے مذہبی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت دوبارہ قائم کیا جائے اس لئے اس گروہ پر کسی طرح اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور اس کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھنے کی ضرورت ہے

بادشاہی مسجد کے خطیب

مولانا سید عبدالقادر آزاد: نے کہا کہ قادیانی گروہ "انسانی حقوق" کے نام سے واویلا کر کے دھوکہ دیکر مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کر رہا ہے ان ممالک کو اصل صورت حال سے آگاہی حاصل کرنی چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو "محمد رسول اللہ" قرار دیا ہے میں برطانوی راہنماؤں سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی خود کو ملکہ الزبتھ قرار دینے کا اعلان کرے تو کیا برطانیہ کا قانون اور معاشرہ اسے گوارہ کرے گا؟ یا کوئی شخص امریکہ میں اپنے آپ کو صدر ریگن قرار دے تو امریکہ کی حکومت اور وہاں کا معاشرہ اسے برداشت کرے گا تو پھر ہم سے یہ توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ ہم "جعلی محمد" کو گوارہ کریں۔

مرزا طاہر اور اس کے پیروکاروں کے مقدر میں ذلت لکھی جا چکی ہے مولانا ضیاء القاسمی

مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے کیس میں مطلوب ہیں اور مولانا اسلم قریشی کے ورثاء نے اس کیس میں مرزا طاہر کو ملزم ٹھہرایا ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ نے ملزم کو پناہ دے رکھی ہے جو انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے انہوں نے برطانوی حکومت کو پیش کش کی ہے کہ وہ اپنے تفتیشی اداروں کے ذریعہ اسلم قریشی کیس کی تحقیقات کرے اور اگر مرزا طاہر احمد

انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اور ایک پوری سورت "المنافقون" کے نام سے اللہ تعالیٰ نے نازل کی جس میں ان منافقین کے دجل و مکر کو آشکارا کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ صرف کلمہ پڑھنا کافی نہیں بلکہ ان تمام عقائد پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جن کی قرآن و سنت میں نشاندہی کی گئی ہے۔ ان کے بغیر کسی شخص کو مسلمان تسلیم نہیں

ہم بھوکے رہنا اور خشک لقمے گوارا کرلیں گے لیکن اپنے دینی عقائد کے بارے میں کسی دباؤ کو قبول نہیں کرینگے مولانا فضل الرحمن

انہوں نے کہا کہ ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں لیکن "جعلی نبی" اور اس کے پیروکاروں کو گوارا نہیں کرسکتے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک طے شدہ استعماری سازش کے تحت مسلم ممالک میں سائنس کے حوالے گھسنے اور اثر و رسوخ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم عالمی ختم نبوت کانفرنس کی طرف سے مسلم حکومتوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ اس سازش سے ہوشیار رہیں۔

مولانا منظور احمد الحسینی :۔ نے خطاب کرتے ہوئے عقیدہ "حیات عیسیٰ علیہ السلام" پر روشنی ڈالی اور قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمانوں پر موجود ہیں۔ وہ قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ اور اسلام کی حکومت دنیا میں دوبارہ قائم کریں گے۔ یہ عقیدہ چودہ سو سال سے مسلمانوں میں متفقہ طور پر چلا آرہا ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور انکار کفر ہے انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر کے ساتھ فروری ۱۹۸۶ء میں اس کی "مجلس علم و عرفان" میں بات چیت ہوئی اور میں نے جب اس سے سوالات کئے تو وہ ان کے جواب سے عاجز رہا اور آج بھی میں اس کو چیلنج دیتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ ہم قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں گے اور ہر محاذ پر ان کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی :۔ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں لیکن بعد میں جب انہیں خود مسیح بننے کا شوق پیدا ہوا تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہوئے پورا نہیں ہو سکتا تھا اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ گھڑ لیا۔ اور خود کو ان کا مثیل قرار دیکر مسیح موعود بننے کا اعلان کر دیا۔

مولانا نذیر احمد بلوچ :۔ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ جب کلمہ پڑھتا ہے تو محمد رسول اللہ سے اس کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر قادیانی زعماء کی کتابوں کے حوالے سے کلمہ طیبہ کو واضح کیا۔ کہ قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے انہوں نے کہا کہ کلمہ طیبہ پڑھ کر قادیانی گروہ دنیا بھر کو دھوکہ دے رہا ہے اور کلمہ طیبہ کی توہین کر رہا ہے اور ان کا کلمہ طیبہ پڑھنا ایسا ہے جیسے کسی شراب خانہ پر مسجد کا بورڈ لگا دیا جائے۔ اس لئے جس طرح شراب خانے پر مسجد کا بورڈ برداشت نہیں کیا جاسکتا اسی طرح کسی قادیانی کی زبان سے کلمہ طیبہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔

دارالافتاء مکہ المکرمہ کی طرف سے مبعوث ڈاکٹر صہیب عبدالغفار حسن نے اپنے خطاب میں گھانا اور برطانیہ میں قادیانی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی طور پر روشنی ڈالی آپ نے اپنے گھانا کے سفر کا بھی ذکر کیا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے بھیس میں کام کرتے رہیں اور اپنے آپ کو قادیانی ظاہر نہ ہونے دیں۔ اس طرح سے وہ مسلمانوں میں رہ کر دھرا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر ان کی طاقت کو کمزور کرتے ہیں۔ اسی طرح معاشی اور سیاسی طور پر وہ خود کو مضبوط بناتے ہیں۔ اسی دھوکہ اور دجل کی بنیاد پر انہوں نے ووکنگ شاہجہاں مسجد لندن پر قبضہ کیا اور ۱۹۲۶ء میں قادیانی عبادت گاہ فضل ساؤتھ فیلڈ لندن کے رسم افتتاح کے لئے ابن سعود امیر فیصل (شاہ فیصل شہید مرحوم) کو پھانسنے کی بھرپور کوشش کی، باوجود شدید دباؤ کے امیر فیصل راضی نہ ہوئے اور قادیانیوں کا سارا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں اور شرمناک سیاسی کردار سب مسلمانوں کے سامنے واضح ہیں۔ اصل میں یہ ایک سیاسی تحریک ہے جس نے مذہبی روپ دھار رکھا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان اس فتنہ پرور تخریب کار اور مار آستین ٹولے سے خبردار رہیں۔

یو ایم او کے ڈاکٹر عبدالعزیز پاشا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام راہنماؤں کو مبارکباد دیتے ہوئے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں لندن میں دفتر ختم نبوت کے قیام کی بہت خوشی ہوئی ہے۔

فضیلۃ الشیخ ماجد سعید رحمۃ اللہ نائب مدیر مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمۃ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام قربانی چاہتا ہے، علماء اسلام نے اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے قربانیاں دی ہیں جہاں برصغیر میں مرزا آنجہانی کی نبوت

قادیانیوں کا کلمہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا شراب خانہ پر مسجد کا بورڈ لگا دیا جائے ۔ نذیر احمد بلوچ

کا کاروبار نہیں چل سکا برطانیہ اور یورپ میں بھی نہیں چل سکے گا۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا حسین احمد نے کہا کہ مرزائیوں نے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کے لئے بہت کوششیں کیں مگر وہ ناکام رہے، اس سلسلے میں انہوں نے ضلع ژوب میں اپنا تحریف شدہ قرآن بھی تقسیم کرایا۔ دوسرے ہتھکنڈے بھی استعمال کئے مگر بلوچستان کے غیور اور خوددار مسلمانوں نے ان کو ناک چنے چبوا دیئے قادیانی سازش سے مولانا شمس الدین مرحوم شہید قتل کرا دیئے گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ختم نبوت کے لئے بہت کام کیا۔ اسی وقت ان کے ضلع ژوب میں قادیانی داخل نہیں ہو سکے، انہوں نے کہا کہ مسلمان ان تخریب کاروں سے خبردار

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم ہے جس پر کڑی نگرانی کی ضرورت ہے مولانا عبدالرحمن باوا

ہیں۔ مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کا تجارتی بائیکاٹ کریں اور اپنے بچوں کو ختم نبوت کے عقیدہ سے آگاہ کرنے کا اہتمام کریں، انہوں نے کہا کہ مسلم نوجوان دینی معلومات کی کمی کے باعث قادیانی پروپیگنڈے کا شکار ہوجاتے ہیں، اس لئے ہمیں ان کی تربیت کا انتظام کرنا چاہیئے۔ ممتاز اہل حدیث راہنما پروفیسر ساجد میر نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین ختم نبوت کے چوروں کا تعاقب کرتے کرتے یہاں تک پہنچے ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا میرے دادا مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کا قرض آج تک مرزا غلام کے دادا مرزا قادیانی آنجہانی کے ذمہ ہے۔ مولانا محمد ابراہیم میر نے حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام پر شہادت القرآن مرزا قادیانی کی زندگی میں لکھ کر اس کو چیلنج دیا تھا کہ اس کا جواب دے مگر وہ قرضہ آج تک باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی سو آیات سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع ہی میں جہاں متقین کی صفات بیان فرمائی ہیں وہاں اس کا صراحتہً ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ختم نبوت کا انکار کرنے والے گروہ کا ذکر کیا اور کہا کہ مسیلمۂ کذاب اور اس کے پیروکار نہ صرف جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے تھے بلکہ تہجد گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، ان کی ظاہری دینداری متاثر کرنے والی تھی، اس کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور حضرات صحابہ کرام نے ان کے خلاف جہاد میں سینکڑوں قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو اس جدوجہد میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث برمنگھم کے ناظم اعلیٰ اور ماہنامہ صراط مستقیم کے ایڈیٹر مولانا محمد احمد میرپوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ان کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے آج تیسری بار عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کانفرنس منعقد کی۔ انہوں نے کہا پوری امت اسلامیہ کے نزدیک اور پورے عالم اسلام میں یہ واحد مسئلہ ہے جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اور تمام دنیا کے مسلمان متحد اور متفق ہیں، اس وقت دنیا بھر کے مسلمانوں کو جن گمراہ اور باطنی تحریکوں کے فتنوں سے مقابلہ درپیش ہے ان میں سرفہرست باطل تحریک مرزائیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اس وقت بین الاقوامی اسٹیجوں پر بڑے مظلومانہ انداز میں رونا رو رہے ہیں اور اس ڈھونگ کی بنیاد پر انہوں نے مختلف ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرلی ہے۔ دوسری طرف وہ بیرونی ممالک میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ بھی کررہے ہیں، ہم حکومت پاکستان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے سفارتکار بیرون ملک سفارت خانوں میں کیوں خاموش بیٹھے ہیں انہوں نے کہا جو مسلمان سیاست دان غلط فہمی یا مصلحت کی خاطر قادیانیوں کی حمایت کررہے ہیں ان کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ وہ قادیانیوں کی حمایت کرکے مسلمانوں کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔

ہم اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو قادیانیت کا بھرپور تعاقب کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

والدین کیلئے خوشخبری

بچوں کے سوکڑا (سوکا پن) کا شرطیہ علاج فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے

ودیگر

امراض کا علاج آیات قرآنی دیسی جڑی بوٹیوں سے کیا جاتا ہے

نیز: خالص روغن بادام، روغن خشخاش، روغن کنجد (تلوں کا تیل) اور عرقیات مربہ جات وغیرہ خرید فرمائیے

زیر سرپرستی: حکیم محمود احمد فاضل طب وجراحت رجسٹرڈ حکومت پاکستان

منجانب: قاسمی دواخانہ غنی آئرن سٹور (سامنے والی گلی میں) قذافی بازار صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان

اسلم قریشی کیس کے مجرم کو برطانیہ نے پناہ دے رکھی ہے مولانا زاہد الراشدی

مولانا عبدالرشید ارشد نے کہا کہ مفکر اسلام علامہ محمد اقبال نے اپنے دور میں قادیانی گروہ کی اصلیت کو پہچان لیا تھا اور انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ: قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ بھی سب سے پہلے علامہ اقبال نے کیا تھا۔

مولانا فداء الرحمن درخواستی نے لندن میں ختم نبوت کے سینٹر کے قیام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اس مرکز کے ساتھ بھرپور تعاون کی اپیل کی۔

مولانا محمد بلال چیل خطیب بالہم مسجد نے قرارداد پڑھ کر سنائیں اور اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ مولانا منظور حسین امام و مدرس بالہم مسجد نے کہا کہ تین سال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو خدمات پیش کی ہیں، ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مولانا عبد القوی (ملتان) نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب تک انسانیت موجود ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان نبوت پر سراج منیر بن کر چمکتے رہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا اسے ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا آج اس کا نام گالی بن چکا ہے اور آخرت کی ذلت و رسوائی تو ابھی باقی ہے۔ مولانا سکندر لوٹن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے جہاد کی منسوخی کا فتویٰ دے کر دراصل امت مسلمہ کے ایک مسلمہ عقیدہ پر ضرب لگانے کی ناکام کوشش کی ہے حالانکہ جہاد کے فضائل قرآن و حدیث میں وارد ہوئے ہیں، آپ نے صحابہ کرام کے واقعات بیان فرما کر جہاد کے مسئلے کو واضح کیا۔

مولانا عزیز الرحمن (راولپنڈی) نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کو ہر طرح کی کوشش کرنی ہوگی خواہ اس کے مقابلہ میں قادیانی ہوں یا دیگر اعداء اسلام ہوں، آخر میں آپ نے دارالعلوم دیوبند میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس اکتوبر ۱۹۸۶ء کی قرارداد پڑھ کر سنائی۔

مولانا سعید احمد استاد حدیث مدرسہ صولتیہ۔ مکۃ المکرمۃ نے عربی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریرات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و

باقی صفحہ ۳۱ پر

بقیہ: مسکراہٹیں

کا زمانہ قریب آگیا۔ عربی سن کر سمجھ گیا۔ اور کہا وہ عجم سے ظاہر ہوگا عرب سے نہیں۔

(۳) ایک بدشکل عورت عطار کی دکان کے سامنے سے گذری جو خود بھی بدصورت تھا۔ پنساری نے عورت کو دیکھ کر کہا: وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ : ترجمہ: جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے عورت نے جب یہ سنا تو سمجھ گئی اور جواباً یہ آیت پڑھی: وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ط یعنی ہمارے لیے تو مثال بیان کرتا ہے اور پیدائش بھول گیا۔

(کتاب الاذکیاء للجوزی)

(۴) ایک دفعہ ولید بن عبدالملک نے بدیع سے کہا آؤ، تمناؤں میں مقابلہ کریں۔ میں تمنا کرنے میں تجھ سے سبقت لے جاؤں گا۔ بدیع نے کہا آپ مجھ سے نہیں جیت سکتے ولید نے کہا تمنا کرکے دیکھ لو میں تم سے دوگنی تمنا کروں گا۔ بدیع نے کہا بہت اچھا۔ تو میری تمنا ہے کہ مجھے ستر قسم کا عذاب دیا جائے اور مجھ پر اللہ ہزاروں لعنتیں بھیجیں۔ ولید نے کہا کمبخت تیرا ستیاناس ہو تو بہت بُرا ہے تو غالب ہے۔

(۵) قریش کے چند نوجوان تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے ایک نوجوان نے تیر چلایا جو حضرت ابوبکرؓ اور طلحہؓ کی اولاد سے تھا۔ اس کا تیر نشانہ پر لگا تو خوشی سے کہا میں ایسے دو ساتھیوں کا بیٹا ہوں پھر دوسرے نے تیر چلایا، جو حضرت عثمانؓ کی اولاد سے تھا۔ وہ بھی نشانے پر لگا تو اس نے فخر سے یہ کہا میں شہید کا بیٹا ہوں۔ پھر ایک شخص نے جو آزاد کردہ غلام تھا اس نے تیر چلایا تو وہ بھی نشانے پر لگا۔ اس نے کہا میں اس کا بیٹا ہوں جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے تو اس نے جواب دیا "حضرت آدم علیہ السلام ہیں"

بقیہ: خطیب اور فن خطابت

کرنا چاہیئے۔ دوران تقریر مقرر ایک تاجر کی حیثیت رکھتا ہے مقرر کی گفتگو بھی اسی انداز اور خود اعتمادی کے ساتھ لیکن تکبر سے پاک ہونا چاہیئے تقریر میں تصنع، غیر ضروری حرکات، ایکٹر کلام سوقیانہ انداز بیان اور مضحکہ خیز لباس وغیرہ سے اجتناب کرنا چاہیئے ہر قسم کی حرکات و سکنات فطری اور بے ساختہ ہوں، غیر ضروری کلام اور مزاح سے پاک، اچھے اشعار سے مزین تقریریں سنجیدہ اور معیاری سمجھی جاتی ہیں طویل تقریر میں اچھا مزاح شامل کیا جا سکتا ہے لیکن تسلسل قائم رہنا چاہیئے کوشش رہے کہ تحریری نوٹس ہمراہ لے جانے کی ضرورت پیش نہ آئے تقریر میں بوقت ضرورت انگشت کی انگلی اور ہاتھوں کو خوب استعمال میں لانا چاہیئے۔ ہمیشہ تلذذ و خوش لباس اور باوقار رہنا چاہیئے سب سے مشکل کام کسی کو قائل کرنا ہے ڈگڈگی بجانے پر بھی لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سارا مجمع آپ کا ہو گیا اس کے لئے مقرر کو اپنی تقریر میں دل کا درد بھی شامل کرنا پڑے گا سچائی کی خوشبو اور محبت کی مٹھاس بھی پیدا کرنا ہوگی باوقار انداز میں جوش کا رنگ بھی بھرنا ہوگا جب ہی سامعین مقرر کی تقریر کو قبول کریں گے اور یہی کامیاب تقریر ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ روز مرہ معاملات کرنے جس سے دیکھنے والا بھی بڑا خطیب نہیں بن سکتا۔

بقیہ: حاصل مطالعہ

تھیلا نکلا اس کو پلٹا تو اس میں سے ہار نکلا اب وہ کہنے لگا کہ درحقیقت میں بھول گیا تھا اگر تم پورا حال نہ بتلاتے تو اب بھی یاد نہ آتا۔

خراسانی نے اپنا ہار لیا اور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا بادشاہ نے اس عطار کو عبرتناک سزا دی۔

(امام ابن الجوزی)

بقیہ: لندن کانفرنس

تنقیص کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ (نعوذ باللہ) میں محمد رسول اللہ سے افضل ہوں اور قادیان مکۃ المکرمہ سے افضل ہے۔ ایسا عقیدہ صراحۃً کفر ہے۔ آخر میں آپ نے اپنی توجہ عالمی مجلس کے ساتھ تعاون کی طرف دلائی۔ مولانا امداد اللہ برنگھم نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مقدس سے محنتیں ہو رہی ہیں اور آج کی یہ محنت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مولانا سید عطاء المحسن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گالیاں دیتے ہیں حالانکہ علماء گالیاں نہیں دیتے بلکہ اپنے خطابات میں ان گالیوں کو نقل کرتے ہیں جو خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں مسلمانوں کو دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں خود کو نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو خنزیر اور کنجریوں کی اولاد کہا ہے، اس لئے اگر کوئی عالم دین قادیانی نبی کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے اس گالی کا حوالہ دے تو اس کی ذمہ داری اس پر نہیں بلکہ قادیانی نبی پر عائد ہوتی ہے۔

قاری عبدالحی عابد نے کہا کہ ختم نبوت کے چرچے قیامت کے بعد تک جنت میں بھی جاری رہیں گے۔ تمام مسلمان اس عقیدے کے تحفظ کے لئے تیار ہیں۔

رابطۂ عالم اسلامی کے نمائندے نے کہا کہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کیمبرج یونیورسٹی کے رہنما جناب احسان اسلم نے کہا کہ کیمبرج یونیورسٹی میں قادیانیوں کے خلاف کام شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ مسلمان طلباء کو قادیانیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئی ہیں، اب وہ ہمیں گمراہ نہیں کر سکیں گے۔ مولانا امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ ۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ شہداء کی قربانی کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

مولانا موسیٰ قاسمی نے کہا کہ ۳ گھنٹے کانفرنس ہال سے باہر ۱۰۰۰ آدمیوں کے مجمع نے کھڑے ہو کر علماء کے بیانات سنے، یہ کانفرنس کی کامیابی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ الحمد للہ اس دور میں بھی مسلمان ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

مولانا آدم صاحب نے کہا کہ سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کیا تمہیں ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچا لے وہ یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو۔ یہ ایمان اور جہاد تمہارے حق میں بہت بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔ تو اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کی بقاء اور تحفظ کا راز بتلایا گیا ہے۔ یہ ختم نبوت کانفرنس بھی اسی لئے منعقد کی گئی تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان قادیانی ڈاکوؤں اور قزاقوں سے محفوظ رہے۔ بریلوی مکتبۂ فکر کے مولانا محمد امین چشتی نے کہا کہ پیر مہر علی کی للکار نے مرزا قادیانی کا پتہ پانی کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں جمع ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم پہچانیں دوست کون ہے اور دشمن کون؟ اپنے دشمن قادیانیوں کو پہچانیں۔ یہ وقت سونے کا نہیں ہے، حرکت میں آجانے کا ہے۔ مولانا عبدالجلیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ جناب احسان اللہ صاحب نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات کو مبارکباد عرض کرتا ہوں، جنھوں نے اس کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا ہے۔

بریلوی مکتبۂ فکر کے عالم مولانا محمد احمد اویسی نے کہا ہے کہ دنیا کے جتنے فتنے ہیں وہ سب مختلف بیماریوں کی مثال سمجھ لیں مگر قادیانیت ایڈز کی طرح ہے۔ ایسی غلیظ اور جان لیوا بیماری ہے کہ جس کو لگی ہے اس کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے۔

مولانا محمد اکرم نے کہا کہ یہ کانفرنس "اعزۃ علی الکافرین" کا مظہر ہے، اس کانفرنس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام فکر (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کے لوگ اور علماء جمع ہیں، جہاں مسلمان ایک ہو جاتے ہیں وہاں ان کی طاقت مجتمع ہو جاتی ہے، اللہ کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں سب مسلمان جمع ہوئے تھے تو قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔ اسی اتحاد کی بدولت ۸۴ء کی قرارداد منظور ہوئی۔

حافظ یعقوب ہاشمی نے کہا کہ مجھے یہاں حاضری کا بہت شوق تھا، اللہ تعالیٰ نے وہ پورا کر دیا۔ انشاء اللہ قادیانیت کا ہر جگہ تعاقب کیا جائے گا۔ مولانا رفیق احمد نے کہا: سب مسلمانوں کو مل کر فتنۂ قادیانیت کا تعاقب کرنا چاہئے۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے حکومت برطانیہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم نے برصغیر میں قادیانیوں کی تائید کی تھی اس کی نحوست یہ پڑی کہ پوری دنیا میں حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا، یہاں بھی اس کی تائید نہ کرو ورنہ یہاں بھی معاملہ خراب ہوگا۔ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ تمام قادیانیوں کی شکلیں مرزا غلام احمد کی طرح بنا دے۔ اور ان سب کی موت ایسے آئے جیسے مرزا قادیانی کی آئی تھی۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے کہا کہ میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے کانفرنس منعقد کرانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ مولانا عبداللہ اسلام آبادی نے کہا کہ اسلام آباد جو پاکستان کا دارالسلطنت ہے، اس کے مقابلے میں یہاں لندن میں قادیانیوں نے "کفر آباد" کا نام اسلام آباد رکھا ہے، جہاں یہ پاکستان کی توہین ہے وہاں اسلام کی بھی توہین ہے، اس بات کو مسلمان ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

دعا کے بعد مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے استقبالیہ کے صدر، تمام علماء، تمام معاونین، تمام شرکاء کانفرنس اور ادارہ جنگ کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔

قادیانی مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر ان کی طاقت کو کمزور کرتے ہیں

ڈاکٹر صہیب

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون وبیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

الحمد للہ — ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔

عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف وتالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ - ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش - کراچی ۳ ، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹